

مصطفیٰ جاوید رحمت پیرا کھوں سلام  
مشع بزم ہدایت پیرا کھوں سلام

# نفوس وسطو

مفتی محمد رفیع رضی اللہ عنہ  
جامعہ سراج الحرمین اچھرہ لاہور

ترتیب

297.5  
نق 753  
14121

سراج الحرمین پبلی کیشنز اچھرہ لاہور

اِنَّكَ بِمَا تَبَارَكْتَ وَتَسْمِعُكَ اَنْتَ

اِنَّ مُحَمَّدًا كَمَا بَارَكْتَ

عَلَيْكَ اِبْرَاهِيمَ وَ عَلَيَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ

اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

Cell: 0301-4377868

يَتَأَيُّهُمُ الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا  
وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا  
بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (المائدة: ٦)

کتاب مستطاب

تفویض و تصرف

علامہ مفتی  
محمد رفیع صاحب  
حفظہ اللہ تعالیٰ  
سعیدی  
جامعہ سراج الحرمین اچھرہ، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَیِّدِیْ یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اَغْنِیْ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

پروف ریڈنگ:- علامہ ضیاء احمد قادری

علامہ محمد شہر یار ارشد رضوی

تحریر:- علامہ اظہار احمد چشتی (ناظم تعلیمات جامعہ سراج الحرمین)

حروف ساز:- علامہ علی اصغر نقشبندی (جامع مسجد خضراء)

محترم سجاد نسیم عطاری

297-53

س 757 نق

۱۵۱۲۱۵

## فہرست

۳	فرائض وضو
۷	وضو کے متفرق مسائل
۹	وضو کی پہیلیاں
۱۵	اعضائے وضو دھوتے وقت کی دعائیں
۱۸	غسل کے بعد وضو نہیں
۱۹	وضو کا پانی مسجد میں گرانا
۲۰	وضو میں نیت کیا کرے
۲۱	عمامہ پر مسح کا حکم
۲۱	اعضائے وضو قیامت میں روشن
۲۲	وضو کے مکروہات
۲۳	وضو کے مستحبات
۲۴	وضو کا بچا ہوا پانی پینا
۲۵	وضو سے گناہ دھلتے ہیں
۲۷	موزوں پر مسح کرنا
۲۸	امام کو نماز میں شبہ کیوں پڑتا ہے
۲۹	مستعمل پانی کے درجات
۳۰	نگاہ امام اعظم علیہ الرحمہ کی حکایات
۳۳	وضو کی سنتیں
۳۷	وضو کے طبی فوائد

عظیم



- ۷۶ ----- زکوٰۃ نہ ادا کرنے کا گناہ
- ۷۸ ----- قطع رحمی کا گناہ
- ۸۰ ----- عذابِ قبر کی وجوہات
- ۸۱ ----- چغتل خور جنت سے دور
- ۸۲ ----- کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم
- ۸۶ ----- بد مذہبی کی بو
- ۸۷ ----- آیت الکرسی اور سورۃ یس کی فضیلت
- ۸۸ ----- سورۃ واقعہ اور سورۃ ملک کی فضیلت
- ۸۹ ----- سورۃ کہف کی فضیلت

## فرائض وضوء

اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (۱)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔  
احکام فقہی:

یہ آیت کریمہ جو اوپر لکھی گئی اس سے یہ ثابت ہوا کہ وضوء میں چار فرض ہیں:

(۱) منہ دھونا

(۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

(۳) سر کا مسح کرنا

(۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا

۱۔ منہ دھونا:

شروع پیشانی سے (جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی (یعنی نیچے کے دانت جمنے کی جگہ) تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک منہ ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے (۲) مسئلہ ۱:

جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے یا جے نہیں اس پر وہیں تک منہ

(۱) پ ۶، المائلۃ: ۶ (۲) ”درالمختار“ معہ ”ردالمحتار“ کتاب الطہارہ، ج ۱ ص ۲۱۶ تا



دھونا فرض ہے جہاں تک عادتاً بال ہوتے ہیں اور اگر عادتاً جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جمے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے (۱)  
مسئلہ ۲:

موچھوں یا بھوؤں یا پچی (وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے نیچے ہوتے ہیں) کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد دھونا بھی فرض ہے (۲)  
مسئلہ ۳:

اگر موچھیں بڑھ کر لبوں کو چھپالیں تو اگر چہ گھنی ہوں، موچھیں ہٹا کر لب کا دھونا فرض ہے (۳)  
مسئلہ ۴:

داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گردے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ چھدرے تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے (۴)  
مسئلہ ۵:

لبوں کا وہ حصہ جو عادتاً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے، اس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کر لے کہ اس میں کچھ حصہ چھپ گیا

(۱) فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الفصل الاول ج ۱ ص ۴ (۲) الفتاویٰ الرضویہ ج ۱ ص ۲۱۴

(۳) الفتاویٰ الرضویہ ج ۱ ص ۴۴۶ (۴) الفتاویٰ الرضویہ ج ۱ ص ۲۱۴، ۴۴۶۔

کہ اس پر پانی نہ پہنچا، نہ کلی کی کہ دھل جاتا تو وضو نہ ہوا، ہاں وہ حصہ جو عادتاً منہ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں (۱)  
مسئلہ ۶:

رخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں، اس کا دھونا فرض ہے ہاں اس حصہ میں جتنی جگہ داڑھی کے بال گھنے ہوں وہاں بالوں کا اور جہاں بال نہ ہوں یا گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے (۲)  
مسئلہ ۷:

نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں (۳)  
مسئلہ ۸:

آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہئے کہ مضر ہے (۴)  
مسئلہ ۹:

منہ دھوتے وقت آنکھیں زور سے میچ لیں کہ پلک کے متصل ایک خفیف سی تحریر بند ہوگئی اور اس پر پانی نہ بہا اور وہ عادتاً بند کرنے سے ظاہر رہتی ہو تو وضو ہو جائیگا مگر ایسا کرنا نہیں چاہئے اور اگر کچھ زیادہ دھلنے سے رہ گیا تو وضو نہ ہوگا (۵)

(۱) درالمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی معنی الاشتقاق الخ، ج ۱ ص ۲۱۹۔  
والفتاویٰ الرضویہ، ج ۱ ص ۲۱۴ (۲) الفتاویٰ الرضویہ، ج ۱ ص ۲۱۶، درالمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی معنی الاشتقاق -- الخ ج ۱ ص ۲۲۰۔ (۳) الفتاویٰ الرضویہ، ج ۱ ص ۴۴۵ (۴) درالمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی معنی الاشتقاق -- الخ ج ۱ ص ۲۲۰ (۵) الفتاویٰ الرضویہ ج ۱ ص ۲۲۰۔

مسئلہ ۱۰:

آنکھ کے کونے (ناک کی طرف آنکھ کا کونہ) پر پانی بہانا فرض ہے مگر سرمہ کا جرم کونے یا پلک میں رہ گیا اور وضوء کر لیا اور اطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو حرج نہیں نماز ہوگئی وضوء بھی ہو گیا اور اگر معلوم ہے تو اسے چھڑا کر پانی بہانا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۱:

پلک کا پورا بال دھونا فرض ہے اگر اس میں کچھ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑانا فرض ہے (۱)

مسئلہ ۱۲:

اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وضوء نہ ہوگا (۲)

(۲) ہاتھ دھونا: اس حکم میں کہنیاں بھی داخل ہے۔ (۳)

مسئلہ ۱۳:

ہر قسم کے جائز و ناجائز گہنے، چھلے، انگوٹھیاں، پہنچیاں (ایک زیور جو کلائی میں پہنا جاتا ہے) کنگن، کانچ، لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں نیچے پانی نہ پہنچے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔

(۱) الفتاویٰ الرضویہ ج ۱ ص ۴۴۴ (۲) فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارت، الباب الاول فی

الوضوء، فصل الاول، ج ۱ ص ۴ (۳) فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الاول فی الوضوء، فصل

الاول ج ۱ ص ۴۔

## وضوء کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱: اگر وضوء نہ ہو تو نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ اور قرآن عظیم چھونے کے لئے وضوء کرنا فرض ہے (۱)

مسئلہ ۲: طواف کے لئے وضوء واجب ہے (۲)

مسئلہ ۳: غسل جنابت سے پہلے اور جب کو کھانے، پینے، سونے اور اذان و اقامت اور خطبہ جمعہ و عیدین اور روضہ مبارکہ رسول ﷺ کی زیارت اور وقوف عرفہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے وضوء کر لینا سنت ہے۔

مسئلہ ۴: سونے کے لئے اور سونے کے بعد اور میت کے نہلانے یا اٹھانے کے بعد اور جماع سے پہلے اور جب غصہ آجائے اس وقت اور زبانی قرآن عظیم پڑھنے کے لئے اور حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے اور علاوہ جمعہ و عیدین باقی خطبوں کے لئے اور کتب دینیہ چھونے کے لئے اور بعد ستر غلیظ چھونے اور جھوٹ بولنے گالی دینے، فحش لفظ نکلانے، کافر سے بدن چھو جانے، صلیب یا بت چھونے، کوڑھی یا سپید داغ والے سے مس کرنے، بغل کھجانے سے جب کہ اس میں بدبو ہو، غیبت کرنے، قہقہہ لگانے، لغو اشعار پڑھنے اور اونٹ کا گوشت کھانے، کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جانے سے اور با وضوء شخص کے نماز پڑھنے کے لئے ان سب صورتوں میں وضوء مستحب ہے (۳)

(۱) "نور الايضاح" كتاب الطهارة، فصل: الوضوء على ثلاثة اقسام، ص ۱۸ (۲)

"در المختار" ورد المختار، كتاب الطهارة ج ۱ ص ۲۰۵ و "فتاوى الهندية" كتاب الطهارة،

الباب الاول في الوضوء، الفصل الثالث، ج ۱ ص ۹ (۳) نور الايضاح "كتاب الطهارة، فصل

الوضوء على ثلاثة اقسام ص ۱۹ - الفتاوى الرضوية" ج ۱ ص ۷۲۴-۷۱۵۔

- مسئلہ ۵: جب وضوء جاتا رہے تو وضوء کرنا مستحب ہے۔ (۱)
- مسئلہ ۶: نابالغ پر وضوء فرض نہیں مگر ان سے وضوء کرانا چاہیے تاکہ عادت ہو جائے اور وضوء کرنا آجائے اور مسائل وضوء سے آگاہ ہو جائے۔ (۲)
- مسئلہ ۷: لوٹے کی ٹونٹی نہ ایسی تنگ ہو کہ پانی بدقت گئے نہ اتنی فراخ ہو کہ حاجت سے زیادہ گرے بلکہ متوسطہ ہو (۳)
- مسئلہ ۸: چلو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اسراف ہوگا۔ ایسا ہی جس کام کے لئے چلو میں پانی لیں اُس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لئے آدھا چلو کافی ہے تو پورا چلو نہ لے کہ اسراف ہوگا (۴)
- مسئلہ ۹: ہاتھ پاؤں سینہ پشت پر بال ہوں تو ہڑتال وغیرہ سے صاف کر ڈالے یا ترشوالے نہیں تو پانی زیادہ خرچ ہوگا (۵)
- مسئلہ ۱۰: وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ اس کے خلاف کردافع وسوسہ ہے (۶)

(۱) فتاویٰ الہندیہ "کتاب الطہارت الباب الاول فی الوضوء" الفصل الثالث ج ۱ ص ۹  
 (۲) "ردالمحتار" کتاب الطہارت' الباب الاول فی الوضوء' الفصل الثالث' ج ۱ ص ۹  
 (۳) "فتاویٰ الرضویہ" ج ۱ ص ۷۶۵ (۴) الفتاویٰ الرضویہ' ج ۱ ص ۷۶۵ (۵) الفتاویٰ الرضویہ ج ۱ ص ۷۶۹ (۶) الفتاویٰ الرضویہ' ج ۱ ص ۷۷۰۔

## وضوء کی پہیلیاں

- (۱) کب داڑھی میں خلال کرنا مکروہ ہے؟
- (۲) وضوء میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز نہیں، اس کی صورت کیا ہے؟
- (۳) دوسرے کو وضوء کے لئے پانی دینا جائز نہیں، اس کی کیا صورت ہے؟
- (۴) وہ کون شخص ہے کہ جس پر نماز فرض ہوتی ہے مگر اسے نماز پڑھنے کے لئے نہ وضوء کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی تیمم کی؟
- (۵) پانی زیادہ ہونے کے باوجود اعضائے وضوء کو تین تین بار دھونا جائز نہیں، اس کی کیا صورت ہے؟
- (۶) کس صورت میں وضوء کرنے والے کو پیر دھونا ضروری نہیں؟
- (۷) وہ کون مسلمان ہے کہ چاہئے جس طرح بھی سوئے نیند سے اسکا وضوء نہیں ٹوٹتا؟
- (۸) ہوا نکلنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا ہے، اس کی کیا صورت ہے؟
- (۹) خون یا پیپ نکل کر بہا مگر وضوء نہیں ٹوٹتا، اس کی کیا صورت ہے؟
- (۱۰) منہ پھرتے ہوئی اور وضوء ٹوٹا، اس کی کیا صورت ہے؟
- (۱۱) بالغ آدمی رکوع و سجود والی نماز میں ٹھٹھا مار کر ہنسا اور وضوء ٹوٹا، اس کی صورت کیا ہے؟
- (۱۲) دونوں طرف سلام پھیر دینے کے بعد بھی قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے اس کی کیا صورت ہے؟
- (۱۳) کن صورتوں میں وضوء کرنا فرض ہے؟

(۱۴) کس صورت میں وضوء کرنا واجب ہے؟

(۱۵) کن صورتوں میں وضوء کرنا سنت ہے؟

(۱۶) کن صورتوں میں وضوء کرنا مستحب ہے؟

(۱۷) وضوء کے بعد غیر معذور کے بدن سے نجاست نکلی مگر وضوء کی دوبارہ

حاجت نہیں اس کی صورت کیا ہے؟

(۱۸) ظہر کے وقت میں پورا وضوء کرنے کے بعد چمڑے کا موزہ پہنا مگر عصر

کے وقت وضوء کرنے میں وہ موزہ پر مسح نہیں کر سکتا اس کی صورت کیا ہے؟

(۱۹) چمڑا کے ایک ہی موزہ میں پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار ٹخنے کے

نیچے نظر آ رہا ہے۔ اس کے باوجود اس موزہ پر مسح کرنا جائز ہے اس کی صورت کیا

ہے؟

## جوابات وضوء کی پہیلیاں

(۱) جبکہ احرام باندھے ہو تو ایسے وقت میں داڑھی کا خلال مکروہ ہے جیسا

کہ الاشباہ والنظائر ص ۹۱ میں ہے تخلیل الشعر سنة فی الطہارت

ویکرہ للمحرم۔

(۲) جبکہ نماز کا وقت تنگ ہو گیا یا کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے

فرائض وضوء کے لئے پانی پورا نہیں ہوگا تو ان صورتوں میں کلی کرنا اور ناک میں

پانی ڈالنا جائز نہیں جیسا کہ الاشباہ والنظائر ص ۱۱۷ میں ہے۔ لوضاق

الوقت اوالماء عن سنن الطہارة حرم فعلها۔

(۳) جبکہ نماز کا وقت ہو گیا اور کسی شخص کے پاس پانی اتنا ہے کہ جس سے

صرف ایک آدمی کا وضوء ہو سکتا ہے تو اس صورت میں اس شخص کو خود تیمم کرنا اور

دوسرے کو وضوء کے لئے پانی دینا جائز نہیں جیسا کہ علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: لو دخل الوقت ومعه ماء يتوضأ به فو هبه لغيره ليتوضأ به لم يجز لا اعرف فيه خلافاً لان الايثار انما يكون فيما يتعلق بالنفوس لا فيما يتعلق بالقرب والعبادات (الاشباه والنظائر ص ۱۱۹) (۴) جس شخص کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کہنیوں اور ٹخنوں کے اوپر سے کٹے ہوں اور چہرہ زخمی ہو تو ایسے شخص پر نماز فرض ہوتی ہے مگر اس کو نماز پڑھنے کے لئے نہ وضوء کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ تیمم کی جیسا کہ نور الایضاح باب التیمم ص ۴۴ میں ہے۔ مقطوع الیدین والرجلین اذا کان بوجہہ جراحة یصلی بغير طهارة ولا یعید۔ اسی طرح درمختار مع شامی جلد اول ص ۱۶۸ میں بھی ہے۔

(۵) جبکہ جانتا ہو کہ اعضائے وضوء تین تین بار دھونے سے نماز قضاء ہو جائے گی تو اس صورت میں پانی زیادہ ہونے کے باوجود اعضائے وضوء کو تین تین بار دھونا جائز نہیں۔ کما هو الظاہر۔

(۶) جبکہ وضوء کرنے کے بعد چمڑے کا موزہ پہنے ہو تو مقیم کے لئے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں وضوء کرنے میں پیر کا دھونا ضروری نہیں بلکہ مسح کافی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

(۷) وہ نبی علیہ السلام ہیں کہ چاہے جس طرح سوئیں نیند سے ان کا وضوء نہیں ٹوٹتا اور جو شخص کہ ریاح نکلنے کی بیماری کے سبب معذور ہو اس کا بھی وضوء کسی طرح کی نیند سے نہیں ٹوٹتا۔ بہار شریعت حصہ دوم ص ۲۷ میں ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقض وضوء نہیں ہے اُن کی آنکھیں سوتی ہیں مگر دل جاگتے



ہیں۔ اور بحر الرائق جلد ۱ ص ۳۹ میں ہے۔ ان النوم مضطجعا ناقض الا فی حق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صرح فی القنیۃ بانہ من خصوصیاتہ ولہذا ورد فی الصحیحین ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نام حتی نضح ثم قام الی الصلوۃ ولم يتوضأ اور سعایہ جلد ۱ ص ۲۳۶ میں ہے ان نومہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بناقض لقولہ علیہ السلام تنام عینای ولا ینام قلبی کما نص علیہ جمع ممن صنفوا علیہ فی الخصائص اور ردالمحتار جلد ۱ ص ۹۵ میں ہے۔ فی فتاویٰ ابن الشبلی قال سئلت عن شخص بہ انفلات ریح هل ینقض وضوئہ بالنوم فاجبت بعدم النقض بناء علی ما هو الصحیح من ان النوم نفسہ لیس بناقض وانما الناقض ما ینخرج۔

(۸) جبکہ ہوا عورت یا مرد کے آگے کے مقام سے نکلے تو اس صورت میں وضوء نہیں ٹوٹتا ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۹ پر ہے الریح الخارجة من الذکر و مزج المرأة لا تنقض الوضوء علی الصحیح۔

(۹) خون یا پیپ نکل کر آنکھ یا کان میں بہا مگر ان سے باہر نہیں آیا تو وضوء نہیں ٹوٹتا۔ جیسا کہ فتح القدر جلد ۱ ص ۳۲ میں ہے اذا کان فی عینہ قرحة و وصل الدم منها الی جانب اخر من عینہ فلا ینقض وضوءہ لانہ لم یصل الی موضع ینقضہ فی الجملة۔

(۱۰) بلغم، کیڑا یا سانپ کی منہ بھرتے ہوئی تو وضوء نہیں ٹوٹتا جیسا کہ درمختار مع شامی جلد ۱ ص ۹۲ میں ہے لا ینقضہ قی من بلغم علی المعتمد اصلاً۔ اور فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۶۸ پر قنیہ سے ہے لوقاء دودا کثیرا

اوحيثة ملأت قاه لا ينقض -

(۱۱) نماز پڑھتے ہوئے سو گیا اور اسی حالت میں ٹھٹھا مار کر ہنسا تو اس صورت میں وضوء نہیں ٹوٹا اگرچہ رکوع وسجود والی نماز ہو۔ جیسا کہ شرح وقایہ جلد ۱ ص ۷۲ میں ہے لونا م فی الصلوة علی ای هیأة فقہقہتہ لا ینقض الوضوء۔

(۱۲) اگر سجدہ سہو واجب ہو مگر سہو ہونا یاد نہ ہو اور دونوں طرف سلام پھیر دے اس کے بعد کوئی فعل منافی نماز کرنے سے پہلے قہقہہ مار کر ہنسنے پھر یاد آنے پر سجدہ سہو کرے تو اس صورت میں دونوں طرف سلام پھیر دینے کے بعد بھی قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ در مختار مع شامی جلد ۱ ص ۵۰۳ پر ہے۔ سلام من علیہ سجود سہو ینخرجه من الصلوات خروجاً موقوفاً ان سجد عاد الیہا والا لا وعلی هذا فیبطل وضوء ہ

بالقہقہة ان سجد للسہو۔

(۱۳) محدث کو ہر قسم کی نماز، نماز جنازہ، سجدہ تلاوت اور قرآن مجید چھونے کے لئے اگرچہ ایک ہی آیت ہو وضو کرنا فرض ہے۔ نور الایضاح ص ۳۴ میں ہے الاول فرض علی المحدث للصلوة ولا کانت نفلا و لصلاة الجنازة و سجدة التلاوت ولمس القران ولوایة۔

(۱۴) کعبہ شریف کا طواف کرنے کے لئے وضوء کرنا واجب ہے جیسا کہ مراقی الفلاح مع طحطاوی ص ۴۵ میں ہے القسم الثانی وضوء واجب وهو الوضوء للطواف بالكعبة۔

(۱۵) غسل جنابت سے پہلے جب کو کھانے پینے اور سونے کے لئے اذان و اقامت خطبہ جمعہ وعیدین۔ حضور اقدس ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت

وقوف عرفہ اور صفاء مروہ کے درمیان سعی ان تمام کاموں کے لئے وضوء کرنا سنت ہے۔

(۱۶) سونے کے لئے اور سونے کے بعد میت نہلانے یا اٹھانے کے بعد جماع سے پہلے غصہ کے وقت زبانی قرآن مجید پڑھنے کے لئے حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے کے لئے جمعہ و عیدین کے علاوہ خطبوں کے لئے دینی کتابیں چھونے کے لئے جھوٹ بولنے گالی دینے اور فحش لفظ نکالنے کے بعد صلیب یا بت چھونے اور کوڑھی یا سفید داغ والے سے بدن مس ہو جائے، بغل کھجانے سے جبکہ بدبو آتی ہو، غیبت کرنے، قہقہہ لگانے، لغو چیزیں پڑھنے اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جائے اور با وضوء شخص کو نماز پڑھنے کے لئے۔ ان سب صورتوں میں وضوء کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت حصہ دوم ص ۲۳)

(۱۷) وضوء کے بعد مردہ کے بدن سے نجاست نکلی تو اس صورت میں وضوء کی دوبارہ حاجت نہیں جیسا کہ رد مختار جلد ۱ ص ۹۱ پر ہے لو خرجت منه (ای المیت) نجاسة لم يعد وضوء ہ۔

(۱۸) معذور ظہر کے وقت میں اگرچہ پورا وضوء کرنے کے بعد چمڑے کا موزہ پہننے مگر عصر کے وضوء میں وہ موزہ پر مسح نہیں کر سکتا صرف اسی ایک وقت کے اندر مسح کر سکتا ہے کہ جس وقت میں پہنا ہو۔ ہاں اگر وضوء کرنے یا موزہ پہننے کے وقت عذر نہیں پایا گیا تو اس کا حکم اس صورت میں تندرست کے مثل ہے۔ حاشیہ ہدایہ جلد ۱ ص ۴۱ پر نہایہ سے ہے التی سال دمھا وقت الوضوء واللبس او وقت الوضوء دون اللبس او بالعکس فانھا لا تمسح بعد خروج

الوقت واما اذا كان منقطعاً وقت الوضوء واللبس فانها والصحيحة  
سواء۔

(۱۹) پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کی مقدار ٹخنے کے نیچے موزہ کے زیادہ ڈھیلا  
ہونے کے سبب اوپر سے نظر آ رہا ہے تو اس صورت میں اس موزہ پر مسح کرنا جائز  
ہے۔ شرح وقایہ جلد ۱ ص ۱۰۰ میں ہے لا باس بان یكون واسعاً بحيث یری  
رجله من اعلى الخف۔

## اعضائے وضوء دھوتے وقت کی دعائیں

وضوء شروع کرتے وقت:

(۱) بسم اللہ کہنا اور

(۲) درود شریف پڑھنا اور

(۳) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے  
اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد ﷺ اس کے  
بندے اور رسول ہیں۔

(۴) کُلی کے وقت اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ  
وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل تو میری مدد کر کہ قرآن کی تلاوت اور تیرا ذکر و شکر  
کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

(۵) ناک میں پانی ڈالتے وقت اَللّٰهُمَّ اَرْحِنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا

تُرْحِنِي رَائِحَةَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل تو مجھ کو جنت کی خوشبو سونگھا اور جہنم کی بو سے بچا۔

(۶) مِنْهُ دُھوتے وقت اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيِضُ وَجُوهُ وَتَسْوَدُ وَجُوهُ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل تو میرے چہرے کو اجالا کر جس دن کہ کچھ منہ سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ۔

(۷) دَاہِنَا ہَاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبِنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میرا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب کرنا۔

(۸) بَايَاں ہَاتھ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میرا نامہ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے۔

(۹) سِرْكَا سَحْ کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اِظْلِنِيْ تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔

(۱۰) كَانُوں كَا سَحْ کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمْعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اِحْسَنَهٗ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل مجھے ان میں کر دے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

(۱۱) گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میری گردن آگ سے آزاد کر دے۔

(۱۲) داہنا پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلٰى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَنْزِلُ الْاَقْدَامُ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میرا قدم پل صراط پر ثابت قدم رکھ جس دن کہ اس پر قدم لغزش کریں گے۔

(۱۳) بائیں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَسَعِيِّيْ مَشْكُوْرًا وَتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرًا۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بار آور کر دے اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔

(۱۴) وضوء سے فارغ ہوتے ہی یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَابِيْنِ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

ترجمہ: الہی تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کر دے۔

(۱۵) بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفاءِ امراض ہے۔

(۱۶) آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاتُوْبُ اِلَيْكَ۔

ترجمہ: تو پاک ہے اے اللہ عزوجل اور میں تیری حمد کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

## غسل شرعی کر لینے کے بعد وضوء

كان النبي ﷺ لا يتوضأ بعد الغسل آقا کریم ﷺ غسل کے بعد وضوء نہیں فرماتے تھے (۱)

قول حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غسل سے کونسا وضوء افضل ہو سکتا ہے (۲)

## قول امام ترمذی علیہ رحمۃ:

حضرت امام ترمذی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ بہت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تابعین کرام علیہم الرحمہ کا یہی مسلک ہے کہ غسل کے بعد وضوء نہیں۔ (۳)

عوام میں غلط مشہور ہے کہ غسل کے بعد وضوء ضروری ہے حالانکہ مذکورہ بالا دلائل سے واضح ہو گیا کہ غسل صحیح طریقہ پر کیا جائے تو وضوء کی ضرورت نہیں رہتی۔ غسل کے بعد نماز جنازہ و عید و جمعہ ہر طرح کی نماز و عبادت ادا کی جاسکتی ہے اور دوسرا مسئلہ جو عوام میں بہت مشہور ہے کہ جب غسل کرتے ہیں تو اس وقت چونکہ کپڑے نہیں پہنے ہوتے اس لئے جب کپڑے نہ پہنے ہوں تو وضوء نہیں ہوتا یہ بھی سراسر غلط ہے جب غسل ہو گیا تو اعضائے وضوء چونکہ اعضائے غسل کا بھی حصہ ہیں اور غسل سے پہلے وضوء بھی ہو جاتا ہے تو وضوء کی حاجت نہ رہی اسی طرح ایک اور مسئلہ جو کہ عوام میں ہی مشہور ہے کہ جہاں غسل کیا جاتا ہے وہاں وضوء نہیں ہوتا اس لئے وضوء دوبارہ ضروری ہے عموماً وجہ یہ سنی گئی ہے

(۱) ترمذی شریف (۲) فیوض الباری حصہ ۲ ص ۳۳ (۳) ترمذی شریف۔

عوام کی طرف سے کہ جہاں غسل کیا جائے وہ جگہ نجس ہوتی ہے اس لئے وضوء نہیں ہوتا۔ جو ابا عرض ہے کہ جگہ کے نجس ہونے کی صورت میں جہاں تک قطرے پڑتے ہیں پاؤں تک یا پنڈلیوں تک انکا دھونا باہر آ کر ضروری ہے سارا وضوء پھر بھی ضروری نہیں۔

### نابالغ بچے کے بھرے ہوئے پانی سے وضوء کا حکم

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ شریف میں نقل فرماتے ہیں:  
جس پانی کو نابالغ بچے نے بھرا وہ اس کی ملک ہے۔ اس سے لے کر اسکا سگا بھائی بھی نہیں دلا سکتا اور نہ ہی اس سے وضوء جائز ہے۔ (۱)  
اگر جنابت پہنچ جائے تو وضوء کر کے سو جاؤ۔

### وضوء والا پانی مسجد میں گرانہ گناہ ہے:

اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ وضوء کے بعد مسجد میں بازوؤں سے پانی گراتے ہوئے داخل ہوتے ہیں یہ پانی مسجد تو پھر مسجد ہے کپڑوں کو بھی نہیں لگنا چاہئے حضور صدر الشریعہ بدرالطریقہ صاحب بہار شریعت مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جب مسجد جانا ہو تو قطروں کا مسجد میں ٹپکانا مکروہ تحریمی ہے (۲)

### وضوء اور غسل میں پانی کی کوئی حد مقرر نہیں:

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد ۲ ص ۲۹۸ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور (۲) بہار شریعت حصہ ۱ ص ۲۹۸ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی۔



فرماتے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ وضوء اور غسل میں پانی کی کوئی حد مقرر نہیں (۱)

### نابالغ پر وضوء فرض ہے کہ نہیں؟

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مولانا محمد امجد علی اعظمی خلیفہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ نابالغ پر وضوء فرض نہیں مگر اسے وضوء کرانا چاہئے کہ اسے عادت ہو جائے اور وضوء کرنا آجائے اور مسائل وضوء سے آگاہ ہو جائے (۲)

### وضوء میں نیت کیا ہونی چاہئے؟

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نماز کے لئے وضوء کرے تو نیت ہونی چاہئے کہ

- (۱) جب استنجاء کرے تو باطن کو غیر کی دوستی سے پاک کرے۔
- (۲) جب ہاتھ دھوئے تو دل کو دنیا کی محبت سے پاک کرے (یعنی دنیا کی محبت سے ہاتھ دھو ڈالے)
- (۳) جب ناک صاف یعنی ناک میں پانی ڈالے تو خواہشات کو اپنے اوپر حرام کرے۔

- (۴) جب منہ دھوئے تو خواہشات نفسانی سے منہ پھیر لے۔
- (۵) جب کہنیوں تک ہاتھ دھوئے تو اپنے نصیبوں سے الگ ہو جائے۔
- (۶) جب سر کا مسح کرے تو تمام کا اللہ عزوجل کے حوالے کر دے۔
- (۷) جب پاؤں دھوئے تو تمام برے کاموں سے رکنے کی نیت کرے۔ (۳)

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۶۲۶ (۲) بہار شریعت جلد ۱ ص ۳۰۲ بحوالہ ردالمحتار جلد ۱ ص ۲۰۲ (۳) کشف المحجوب۔

## وضوء میں ترک نیت کی عادت:

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں وضوء میں ترک نیت کی عادت گناہ ہے۔ (۱)

## عمامہ پر مسح کا حکم:

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْسُلِ** کرو اپنے سروں کا۔

## صرف عمامہ پر مسح کافی نہیں

حضرت فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں احناف شوافع اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سر کا مسح کیے بغیر عمامے یا ٹوپی پر مسح کافی نہیں اس لئے کہ قرآن کریم میں سر کے مسح کا حکم ہے عمامہ اور ٹوپی پر مسح سر کا مسح نہیں نیز کسی حدیث میں یہ وارد نہیں کہ حضور علیہ السلام نے صرف عمامے پر مسح فرمایا ہو اور سر پر مسح نہ کیا ہو۔ (۲)

## اگر عمامہ کا مسح ہوتا تو سر کے مسح کا نائب ہوتا

حضرت مفسر شہیر مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اگر عمامہ کا مسح ہوتا تو سر کے مسح کا نائب ہوتا اور نائب اور اصل جمع نہیں ہو سکتے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک پاؤں دھولیا اور ایک پاؤں کے موزے پر مسح کر لیا یا آدھا وضو کر لیا اور آدھا تیمم کر لیا۔ (۳)

## اعضائے وضوء چمکتے ہوں گے:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ پیارے

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۶۸۰ (۲) نزہۃ القاری جلد ۱ ص ۶۰ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور (۳) مراۃ المناجیح

جلد ۱ ص ۲۷۵ مطبوعہ قادری پبلشر لاہور۔

آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت قیامت کے دن بیچ کلیان جائے گی آثار وضوء سے تو جو اپنی چمک دمک زیادہ کر سکتا ہے تو کرے۔ (۱)

حضرت شارح مشکوٰۃ مفسر قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمٰن بیچ کلیان کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں وہ سرخ و سیاہ گھوڑا ہے جس کے چاروں ہاتھ پاؤں اور پیشانی سفید ہوں یہ بہت ہی قیمتی خوبصورت اور طاقتور ہوتا ہے۔ امت سے مراد نمازی مسلمان کہ قیامت کے دن انکا چہرہ اور ہاتھ پاؤں آثار وضوء سے چمکتے ہوں گے خیال رہے کہ اگرچہ پچھلی امتوں نے بھی وضوء کیا ہے مگر یہ نور صرف امت محمدی ﷺ پر ہوگا (۲)

اعضائے وضوء پر زیور پہنائے جائیں گے:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضوء کا پانی پہنچے گا (۳)

وضوء کے مکروہات:

- (۱) عورت کے غسل یا وضوء سے بچے ہوئے پانی سے وضوء کرنا۔
- (۲) وضوء کے لئے نجس جگہ پر بیٹھنا (۳) نجس جگہ پر وضوء کا پانی گرانا۔
- (۴) مسجد کے اندر وضوء کرنا (۵) اعضائے وضوء سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا۔ (۶) پانی میں رینٹھ یا کھنگار ڈالنا (۷) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنگار ڈالنا یا کلی کرنا
- (۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا (۹) زیادہ پانی خرچ کرنا (۱۰) اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو (۱۱) منہ پر پانی مارنا (۱۲) منہ پر پانی ڈالتے وقت

(۱) بخاری شریف جلد ۱ (۲) مراۃ المناجیح جلد ۱ ص ۲۳۰ مطبوعہ قادری پبلشرز لاہور (۳) مسلم شریف۔

پھونکنا (۱۳) ایک ہاتھ سے منہ دھونا (۱۴) گلے کا مسح کرنا (۱۵) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا (۱۶) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۷) اپنے لئے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا (۱۸) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا (۱۹) جس کپڑے سے استنجاء کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضوء پونچھنا (۲۰) دھوپ کے گرم پانی سے وضوء کرنا (۲۱) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وضوء ہی نہ ہوگا ہر سنت کا ترک مکروہ ہے۔ یونہی ہر مکروہ کا ترک سنت ہے۔

### وضوء کے مستحبات:

(۱) داہنی طرف سے ابتدا کریں (۲) دونوں رخسار لے کہ ان دونوں کو ساتھ ہی ساتھ دھوئیں گے (۳) دونوں کانوں کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہو (۴) اگر کسی کا ایک ہی ہاتھ ہو تو منہ دھوئے (۵) مسح کرنے میں داہنے کو مقدم کرے (۶) انگلیوں کی پشت سے (۷) گردن کا مسح کرنا (۸) وضوء کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا (۹) اونچی جگہ پر بیٹھنا (۱۰) بیٹھنا (۱۱) وضوء کا پانی پاک جگہ پر گرانا (۱۲) پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا خاص کر جاڑے میں (۱۳) پہلے تیل کی طرح پانی چپڑ لینا خاص کر جاڑے میں (۱۴) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا (۱۵) دوسرے وقت کے لئے بھر کر رکھ چھوڑنا (۱۶) وضوء کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا (۱۷) انگوٹھی کو حرکت دینا جبکہ ڈھیلی ہو کہ اس کے نیچے پانی نہ جانا معلوم ہو ورنہ فرض ہوگا (۱۸) صاحب عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضوء کرنا (۱۹) اطمینان سے وضوء کرنا عوام میں جو مشہور ہے کہ وضوء جو ان کا سنا نماز بوڑھوں کی سی یعنی وضوء جلدی کریں ایسی جلدی نہ کریں جس سے

سنت یا مستحب ترک ہو (۲۰) کپڑوں کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا (۲۱) کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا (۲۲) جو وضوء کامل طور پر کرتا ہو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جاتی ہو اسے کوؤں، ٹخنوں، اڑیوں، تلوؤں، کونچوں، گھائیوں، کہنیوں کا بالخصوص خیال رکھنا مستحب ہے اور بے خیالی کرنے والوں کو تو فرض ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ مواضع خشک رہ جاتے ہیں یہ نتیجہ انکی بے خیالی کا ہے ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض ہے (۲۳) وضوء کا برتن مٹی کا ہو یا تانبے کا بھی ہو تو حرج نہیں مگر (۲۴) قلعی کیا ہوا ہو (۲۵) اگر وضوء کا برتن لوٹے کی قسم ہے تو بائیں جانب رکھیں (۲۶) اگر طشت کی قسم ہو تو دہنی طرف (۲۷) آفتابہ میں دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین بار دھولیں (۲۸) اور ہاتھ اس کے دستہ پر رکھیں اس کے منہ پر نہ رکھیں (۲۹) داہنے ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں ڈالنا (۳۰) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳۱) بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا (۳۲) پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا (۳۳) منہ دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا حصہ کچھ دھل جائے۔

تنبیہ: بہت سے لوگ یوں کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر پانی ڈال کر سارے منہ پر پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دہل گیا ہے حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح دھونے میں منہ نہیں دھلتا اور وضوء نہیں ہوتا (۳۴) دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا۔

وضوء کے بچے ہوئے پانی کا حکم:

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا

علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضوء سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا ہم نے تمہارے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا (۱)

آب شفا:

حضرت سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وضوء کا بچا ہوا پانی پینا باعث شفا ہے (۲)

کھڑے ہو کر پانی پینا:

حضور صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ وضوء کے بچے ہوئے پانی کے آداب میں سے ہے کہ یہ پانی کھڑے ہو کر پییں (۳)

وضوء کے بچے ہوئے پانی پینے کے طبی فوائد:

(۱) پیشاب کی رکاوٹ دور کرتا ہے (۲) ناجائز شہوت دور کرنے کا آزمودہ طریقہ (۳) بعد از پیشاب قطرہ کی شکایت کو دور کرتا ہے (۴) جگر و معدہ اور مثانہ کی گرمی اور خشکی کو دور کرتا ہے (۵)

وضوء سے گناہوں کا دھلنا:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اچھی طرح وضوء کرے اس کے گناہ اس کے سارے جسم سے صاف ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں سے بھی (۵)۔

(۱) کنز العمال جلد ۵ ص ۱۰۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور پاکستان (۲) مکتوبات امام ربانی جلد ۱ ص ۱۵۵ (۳) بہار شریعت جلد ۱ ص (۴) نماز اور جدید سائنس (۵) الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۹۲ مطبوعہ مکتبہ محمودیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

## میں کیوں مسکرایا ہوں؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی منگوایا وضوء کرنے کے بعد مسکرائے پھر ساتھیوں سے سوال کیا کہ تم پوچھتے نہیں کہ میں کیوں مسکرایا ہوں انہوں نے عرض کی فرمائیں آپ کیوں مسکرائے ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ﷺ نے وضوء کیا جیسے میں نے کیا پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبسم فرمایا پھر مجھے فرمایا تم پوچھتے نہیں کہ میں کیوں مسکرایا ہوں پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے کیوں تبسم فرمایا؟ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا بے شک بندہ جب وضوء کرتا ہے منہ دھونے سے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سارے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ جب بازو دھوتا ہے تو بازو کے سارے گناہ مٹا دیتا ہے۔ جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے سارے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں (۱)

## میں نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ ایک درخت کے نیچے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خشک ٹہنی کو پکڑا پھر اسے زور سے ہلاتے رہے یہاں تک کہ پتے سارے جھڑ گئے پھر فرمایا اے عثمان تم مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کی آپ نے ایسا کیوں کیا؟

فرماتے ہیں کہ میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

(۱) مسند امام احمد بن حنبل جلد ۵۸ مطبوعہ لاہور پاکستان۔

ٹہنی پکڑی اس کو ہلایا یہاں تک کہ اس کے سارے پتے گر گئے پھر رسول اللہ  
 عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے سلمان تم پوچھتے نہیں  
 کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا  
 کیوں کیا؟ پھر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا بے شک جب مسلمان  
 اچھی طرح وضوء کرے پھر پانچ نمازیں ادا کرے اس کے گناہ ایسے ختم ہوتے  
 ہیں جیسے اس ٹہنی سے پتے جھڑتے ہیں اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت  
 مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ ط إِنَّ  
 الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّكْرَيْنِ﴾ (سورۃ ہود  
 آیت نمبر ۱۱۴) (۱)

### موزوں پر مسح کا بیان:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام نے موزوں پر مسح فرمایا (۲)

### موزوں پر مسح صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے:

حضرت امام اہل سنت امام حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں  
 نے ۷۰ بدری صحابہ کرام علیہم الرضوان کی زیارت کی ہے یہ سب کے سب  
 موزوں پر مسح جائز جانتے تھے (۳)

### موزوں پر مسح کرنا سنی ہونے کی علامت ہے:

حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ اہل سنت کی علامت کیا

(۱) مسند امام احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۳۷۰ (۲) صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۰۰ (۳) نزہۃ القاری جلد ۱ ص ۶۲۸ -  
 کراچی (۳) نزہۃ القاری جلد ۱ ص ۶۲۸ -



ہے؟ امام اعظم علیہ الرحمہ نے فرمایا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سب صحابہ سے افضل جاننا اور دونوں دامادوں حضرت عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت اور موزوں پر مسح (۱)

### موزوں پر مسح کی مدت:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسافر کو تین دن اور تین راتیں اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت عطاء فرمائی ہے جب کہ وضوء کر کے پہنے ہوں (۲)

### موزہ کی شرائط:

(۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں (۲) پاؤں سے چمٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ چل سکے (۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا ہو اور باقی کسی دبیز چیز کا ہو جیسے کرچ وغیرہ (۴) وضوء کر کے پہنا ہو (۳) مسح میں فرض صرف دو ہیں:

(۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا (۲) موزے کی پیٹھ پر ہونا (۳)

### امام کو نماز میں شبہہ کیوں پڑتا ہے؟

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورہ روم تلاوت فرما رہے تھے اور آپ

(۱) غنیۃ الممتلیٰ ص ۱۴۵ (۲) سنن دارقطنی جلد ۱ ص ۲۷۰ (۳) بہار شریعت جلد ۱ ص ۳۶۴ مطبوعہ مکتبہ المدینہ لاہور کراچی (۴) مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص ۳۱۔

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو متشابہ لگا بعد نماز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انہیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہ پڑتا ہے (۱)

وضوء میں پانی کتنا لگنا چاہئے :

حضرت فقیہ ملت اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف نزہۃ القاری میں رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وضوء مبارک پر لگنے والے پانی کی مختلف مقداریں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں، وضوء اور غسل میں پانی کی کوئی مقدار مقرر نہیں جتنے سے وضوء اور غسل مکمل ہو جائے اتنا کافی ہے۔ انسان سب ایک قسم کے نہیں ہوتے کوئی لمبا کوئی موٹا کوئی دبلا کسی کے سر اور داڑھی کے بال گھنے کسی کے چھدرے اس لئے پانی کی کوئی مقدار مقرر نہیں کی جاسکتی (۲)

مستعمل پانی کے درجات :

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے مستعمل پانی کے تین درجات بیان فرمائے ہیں۔

(۱) نجاست مغلطہ (۲) نجاست متوسطہ (۳) طاہر غیر مطہر۔

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے یہ تین درجات کیوں بیان فرمائے؟ اس کی وجہ امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے سید علی خواص علیہ الرحمہ کو فرماتے سنا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے

(۱) سنن نسائی باب القراءۃ فی الحج بالروم مطبوعہ رحمانیہ لاہور (۲) نزہۃ القاری جلد ۱ ص ۶۴۷ مطبوعہ فرید بک سٹال

مشاہدات اتنے دقیق ہیں جن پر بڑے بڑے صاحبان کشف اولیاء اللہ ہی مطلع ہو سکتے ہیں۔

آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ جب وضوء کا استعمال شدہ پانی دیکھتے تھے تو اس میں جتنے صغائر و کبائر و مکروہات ہوتے انکو پہچان لیتے تھے۔ اس لئے جس پانی کو مکلف نے استعمال کیا ہے اس کے تین درجات مقرر فرمائے (۱)

اول: نجاست مغلظہ اس لئے کہ اس امر کا احتمال ہے کہ مکلف نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

ثانی: نجاست متوسطہ اس لئے کہ اس میں احتمال ہے کہ مکلف نے صغیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہو۔

ثالث: طاہر غیر مطہر کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے مکروہ کا ارتکاب کیا ہو۔ (۲)

### حکایت امام اعظم علیہ الرحمہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت امام الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ اپنے عظیم فتاویٰ شریف موسوم بہ فتاویٰ رضویہ میں نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ جامع کوفہ کے طہارت خانہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک نوجوان وضوء کر رہا تھا اور پانی کے قطرات اس سے ٹپک رہے ہیں تو فرمایا اے میرے بیٹے! والدین کی نافرمانی سے توبہ کر۔ اس نے فوراً کہا کہ میں نے توبہ کی ایک دوسرے شخص کے پانی کے قطرات دیکھے تو فرمایا اے میرے بھائی! زنا سے توبہ کر اس نے کہا میں نے توبہ کی ایک اور شخص کے وضوء کا

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد ۲ ص ۶۳ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان (۲) فتاویٰ رضویہ جلد ۲ ص ۶۴ مطبوعہ

رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان۔

پانی گرتا ہوا دیکھا اس سے فرمایا شراب نوشی اور فحش گانے بجانے سے توبہ کر اس نے کہا میں نے توبہ کی۔ (۱)

### سیدی علی خواص علیہ الرحمہ کا کشف مبارک:

عارف ربانی حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدی خواص علیہ الرحمہ یہ فرق کر لیتے تھے کہ یہ مستعمل پانی حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلاف اولیٰ کا (۲)۔

### حکایت سیدی علی خواص علیہ الرحمہ:

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سیدی علی خواص علیہ الرحمہ کے ساتھ جامعہ الازہر کے وضوء خانہ میں داخل ہوا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ حوض سے استنجاء کریں تو اس کو دیکھ کر لوٹ آئے میں نے دریافت کیا کیوں؟ تو فرمایا کہ میں نے اس میں ایک گناہ کبیرہ دیکھا ہے جس نے اس کو ناپاک کر دیا ہے اور میں نے اس آدمی کو بھی دیکھا تھا۔ جو سیدی علی خواص علیہ الرحمہ سے پہلے وضوء خانہ میں داخل ہوا تھا پھر میں اس کے پیچھے پیچھے گیا اور اس کو بتایا جو کچھ حضرت سیدی علی خواص علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا اور اس نے تصدیق کی اور کہا کہ مجھ سے زناء واقع ہوا ہے اور حضرت سیدی خواص علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں آ کر تائب ہوا (۳)

### وضوء کا فلسفہ:

جن چار اعضاء کا دھونا وضوء کے فرائض میں شامل ہے۔ یہ وہ اعضاء

(۱) فتاویٰ رضویہ جلد ۲ ص ۶۵ مطبوعہ (۲) فتاویٰ رضویہ جلد ۲ ص ۶۶ (۳) فتاویٰ رضویہ جلد ۲ ص ۶۶ المیزان

الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۱۵۔

ہیں جن کی وجہ سے تمام تر گناہ سہوایا دانستہ طور پر سرزد ہوتے ہیں۔ وضوء میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ چونکہ انسان کے لئے اکثر ان اعضاء سے سیاہ کاری ہو سکتی ہے اس لئے حکم دیا کہ ان کو دن میں کئی بار دھو ڈالا جائے تاکہ ظاہری نجاست دور ہو جائے تو اس کے اثر سے باطن بھی درست ہو جائے۔ چہرہ بھی دل کا آئینہ ہے اور تقریباً تمام حواس کا مرکز ہے کیونکہ بیشتر گناہ ناک، آنکھ، کان اور منہ سے ہوتے ہیں اور دل کو زنگ آلود کر دیتے ہیں۔ نظر بازی، بدزنگاہی، بدکلامی، نامحرموں کی آواز سننا، گالی گلوچ، ناجائز خوشبوئیں سونگھنا، گانا سننا، ناجائز مال سے لذت اندوز ہونا، برے خیالات کا پیدا ہونا اور فتنے اور شر کا پیدا ہونا، ان چاروں اعضاء کے ذریعے ہی ممکن ہوتا ہے اس لئے ان تمام برائیوں کو ختم کرنے کے لئے ان تمام سرچشموں کو ہی بند کر دیا گیا ہے ہر وضوء میں ان اعضاء پر پابندی عائد کرنے سے رفتہ رفتہ یہ تمام برائیاں دور ہو جاتی ہیں کیونکہ یہ اعضاء ہی احکام الہی کی خلاف ورزی پر جلد متحرک ہوتے ہیں اور انسان کو آلودگی کی دعوت دیتے ہیں۔

وضوء میں پہلے ہاتھ اس لئے دھوتے ہیں کہ ہاتھوں کے ساتھ مس ہونے سے پتہ چلتا ہے کہ پانی ٹھنڈا ہے، گرم ہے، صاف ہے یا گدلا۔ اس کے علاوہ چونکہ منہ مملکت جسم میں بادشاہ ہونے کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے پہلے ہاتھوں کو صاف کر کے منہ کو ہاتھ لگایا جائے اور کلی کے لئے پاک اور صاف ہاتھ استعمال ہوں۔ پھر منہ میں پانی ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ پانی بد ذائقہ اور خراب تو نہیں۔ ناک میں پانی ڈالا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ پانی بدبودار تو نہیں اور آنکھوں پر چھینٹے مارنا تو طبی اعتبار سے آنکھوں کی لاتعداد بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ یہ بات مجرب ہے کہ بازار سے آنے کے بعد یا گھر سے کاروبار پر

آنے کے بعد اگر آنکھوں کو دھو دیا جائے تو آنکھ بیماریوں سے محفوظ رہتی ہے۔ اسی طرح بازوؤں کو دھونا بازوؤں سے جراثیم اور نجاست کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ سر کا مسح اور بالخصوص گردن پر پانی والا ہاتھ پھیرنے سے بہت سے امراض دور ہوتے ہیں اور عقل تیز ہوتی ہے۔ پیروں کی صفائی تازگی صحت اور تھکاوٹ دور کرنے کے لئے مددگار ہے اور اس سے ایسی باطنی قوت پیدا ہوتی ہے کہ یہ قدم گناہ کی طرف نہ اٹھ سکیں۔

### وضوء کی سنتیں

مسئلہ ۱: وضوء پر ثواب پانے کے لئے حکم الہی بجالانے کی نیت سے وضوء کرنا ضروری ہے ورنہ وضوء ہو جائے گا ثواب نہ پائے گا (۱)

مسئلہ ۲: بسم اللہ سے شروع کرے اور اگر وضوء سے پہلے استنجاء کرے تو قبل استنجاء کے بھی بسم اللہ کہے مگر پاخانہ میں جانے یا بدن کھولنے سے پہلے کہے کہ نجاست کی جگہ اور بعد ستر کھولنے کے زبان سے ذکر الہی منع ہے۔ (۲)

مسئلہ ۳: اور شروع یوں کرے کہ پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھوئے (۳)

مسئلہ ۴: اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی انڈیل کر ہاتھ دھوئے، تو اسے چاہئے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف وہ انگلیاں پانی میں ڈالے، ہتھیلی کا کوئی حصہ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکال کر داہنا

(۱) درالمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ، مطلب: الفرق بین النیۃ والقصد والعزم ج ۱ ص ۲۳۸۔

(۲) ۲۳۵ (۲) درالمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ، مطلب: سائر بمعنی باقی۔ الخ ج ۱ ص ۲۴۱

(۳) الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب فی الوضوء، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۶۔

ہاتھ گٹے تک تین بار دھوئے پھر داہنے ہاتھ کو جہاں تک دھویا ہے بلا تکلف پانی میں ڈال سکتا ہے اور اس سے پانی نکال کر بائیں ہاتھ دھوئے (۱)

مسئلہ ۵: یہ اس صورت میں ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنا جائز نہیں، ہاتھ ڈالے گا تو پانی ناپاک ہو جائے گا (۲)

مسئلہ ۶: اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دھوئے ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ انگلی کا پورا یا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وضوء کے قابل نہ رہا مائے مستعمل ہو گیا (۳)

مسئلہ ۷: یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے دھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھو چکا اور اس کے بعد حدث نہ ہو تو جس قدر حصہ دھلا ہوا ہوا اتنا پانی میں ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا اگرچہ کہنی تک ہو بلکہ غیر جب نے اگر کہنی تک ہاتھ دھولیا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں ہاں جب کہنی سے اوپر اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے کہ اس کے سارے بدن پر حدث ہے۔

مسئلہ ۸: جب سوکراٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے، استنجے کے قبل بھی اور بعد بھی۔ (۴)

مسئلہ ۹: کم سے کم تین تین مرتبہ دائیں بائیں، اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کرے اور ہر مرتبہ مسواک کو دھولے اور مسواک نہ بہت نرم ہونہ سخت اور پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ میوے یا خوشبودار پھول کے درخت

(۱) درالمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱ ص ۲۴۶

(۲) الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۶

درمختار وردالمختار۔ کتاب الطہارۃ مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱ ص ۲۴۷ (۳) فتاویٰ

الرضویۃ، ج ۲ ص ۱۱۳ (۴) درالمختار، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء، اربعۃ، ج ۱ ص ۲۴۳۔

کی نہ ہو۔ چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو۔ جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ (۱)

مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرائے کہ ایک تو وہ آلہ ادائے سنت ہے اس کی تعظیم کرنی چاہیے، دوسرے آبِ دہن مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود رکھنا چاہیے، اسی لئے پاخانہ میں تھوکنے کو علماء نے نامناسب لکھا ہے۔

مسئلہ ۱۰: مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے اور مٹھی نہ باندھے (۲)

مسئلہ ۱۱: دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی میں نہیں، چت لیٹ کر مسواک نہ کرے (۳)

مسئلہ ۱۲: پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے، پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت، پھر داہنی جانب کے نیچے پھر بائیں جانب کے نیچے کے (۴)

مسئلہ ۱۳: جب مسواک کرنا ہو تو اسے دھولے۔ یونہی فارغ ہونے کے بعد دھو ڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑ دے بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو (۵)

(۱) درالمختار ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم ج ۸ ص ۲۵۰ (۲) فتاویٰ الہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۷، درالمختار وردالمحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱ ص ۲۵۰ (۳) درالمختار، کتاب الطہارۃ، ج ۱ ص ۲۵۱ (۴) المرجع السابق، ص ۲۵۰ (۵) درالمختار وردالمحتار، مطلب فی دلالة المفہوم، ج ۱ ص ۲۵۱۔



مسئلہ ۱۴: اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ

لے۔ یونہی اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا مسوڑوں پر پھیر لے (۱)

مسئلہ ۱۵: مسواک نماز کے لئے سنت نہیں بلکہ وضوء کے لئے تو جو

ایک وضوء سے چند نمازیں پڑھے اس سے ہر نماز کے لئے مسواک کا مطالبہ نہیں

جب تک تغیر راتحہ (سانس بد بودار) نہ ہو گیا ہو ورنہ اس کے دفع کے لئے مستقل

سنت ہے البتہ اگر وضوء میں مسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کر لے (۲)

مسئلہ ۱۶: پھر تین چلو سے تین کلیاں کرے کہ ہر بار منہ کے ہر پرزے

پر پانی بہہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغره کرے (۳)

مسئلہ ۱۷: پھر تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں

تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی

جڑ تک پانی پہنچائے اور یہ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرے پھر بائیں ہاتھ سے

ناک صاف کرے (۴)

مسئلہ ۱۸: منہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرے بشرطیکہ احرام نہ باندھے

ہو یوں کہ انگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے (۵)

مسئلہ ۱۹: ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے پاؤں کی انگلیوں کا

خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھنگلیا سے

شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع

(۱) الجواهرۃ النيرة، کتاب الطہارة ص ۶ درالمختار، کتاب الطہارة ارکان الوضوء اربعة، ج ۱

ص ۲۵۳ (۲) درالمختار، کتاب الطہارة، مطلب فی دلالة الفہوم ج ۱ ص ۲۴۸ (۳) درالمختار

وردالمختار، کتاب الطہارة، مطلب فی منافع السواک، ج ۱ ص ۲۵۳ (۴) المرجع السابق (۵)

المرج السابق ص ۲۵۵ -

کر کے چھنگلیا پر ختم کرے اور اگر بے خلال کئے پانی انگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا اگرچہ بے خلال ہو مثلاً گھائیاں کھل کر اوپر سے پانی ڈال دیا یا پاؤں حوض میں ڈال دیا (۱)

مسئلہ ۲۰: جو اعضاء دھونے کے ہیں ان کو تین تین بار دھوئے ہر مرتبہ اس طرح دھوئے کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے ورنہ سنت ادا نہ ہوگی (۲)۔

مسئلہ ۲۱: اگر یوں کیا کہ پہلی مرتبہ کچھ دھل گیا اور دوسری بار کچھ اور تیسری دفعہ کچھ کہ تینوں بار میں پورا عضو دھل گیا تو یہ ایک ہی بار دھونا ہوگا اور وضوء ہو جائے گا مگر خلاف سنت اس میں چلوؤں کی گنتی نہیں بلکہ پورا عضو دھونے کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو اگرچہ کتنے ہی چلوؤں سے (۳)

مسئلہ ۲۲: پورے سر کا ایک بار مسح کرنا اور کانوں کا مسح کرنا اور ترتیب کہ پہلے منہ پھر ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں اگر خلاف ترتیب وضوء کیا یا کوئی اور سنت چھوڑ گیا تو وضوء ہو جائے گا مگر ایک آدھ دفعہ ایسا کرنا برا ہے اور مستحب ہے اعضاء کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے۔ (۴)

### وضوء کے طبی فائدے

دن میں پانچ مرتبہ وضوء کے کرنے میں سائنسی نکتہ نظر سے بہت زیادہ جسمانی فوائد ہیں درج ذیل میں ان کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

- (۱) درالمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک ج ۱ ص ۲۵۶  
 (۲) درالمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک ج ۱ ص ۲۵۷ فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الثانی ج ۱ ص ۷ (۳) درالمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی منافع السواک، ج ۱ ص ۲۵۷ (۴) درالمختار وردالمختار، کتاب الطہارۃ ج ۱ ص ۲۶۳-۲۶۲، و الفتاویٰ رضویہ، ج ۱ ص ۲۱۴۔

## (۱) ہاتھ دھونا:

کام کاج کے دوران انسان کے ہاتھ بعض ایسی اشیاء پر لگتے ہیں جن پر بکٹیریا اور دوسرے جراثیم لگے ہوتے ہیں۔ وہ جراثیم ہاتھوں سے چمٹ جاتے ہیں جب انسان کے ہاتھ اپنے جسم کے مختلف حصوں پر لگتے ہیں تو وہ جراثیم وہاں منتقل ہو جاتے ہیں اور مختلف بیماریوں کے پھیلنے کا باعث بنتے ہیں، نمازی انسان دن میں کم از کم پانچ مرتبہ اپنے ہاتھوں کو پانی سے دھوتا ہے لہذا اس کے ہاتھ صاف ستھرے رہتے ہیں۔ بہت سی بیماریوں سے بچاؤ خود بخود ہو جاتا ہے۔

## (۲) کلی کرنا:

انسان جب کوئی چیز کھاتا ہے تو دانتوں کے درمیانی جگہوں میں اس کے اجزاء پھنس جاتے ہیں۔ اگر منہ کو اچھی طرح صاف نہ کیا جائے تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ اجزاء گل سڑ جاتے ہیں۔ منہ سے بدبو آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر دو باہ کھانا کھایا جائے تو یہ گندے اجزاء صاف کھانے کے ساتھ مل کر معدے میں پہنچ جاتے ہیں اور پیٹ کی بیماریوں کا ذریعہ بنتے ہیں، وضوء کرنے والا انسان دن میں پانچ مرتبہ اپنے منہ کو اچھی طرح صاف کرتا ہے لہذا دانتوں کی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔

## (۳) ناک میں پانی ڈالنا:

انسان کے پھیپھڑوں میں ہوا کا جانا اور آکسیجن کا جسم کو مہیا ہونا انسانی زندگی کا سبب ہے۔ ہوا میں مختلف جراثیم اربوں کھربوں کی تعداد میں موجود ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کے ناک میں بال اُگا کر ایئر فلٹر بنا دیا تاکہ

صاف ہوا جسم کو ملے۔ جس طرح گاڑیوں کے ایئر فلٹر کچھ عرصے بعد چوک ہو جاتے ہیں ان کو صاف کرنا پڑتا ہے اسی طرح انسان کی ناک میں مختلف جراثیم اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ناک کو بار بار صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، کوئی بھی انسان اپنے ناک میں دن میں ایک دو مرتبہ سے زیادہ پانی ڈال کر صاف نہیں کرتا ہوگا مگر ایک مسلمان نمازی دن میں پانچ مرتبہ اپنے ناک کی پانی سے صفائی کرتا ہے۔

### (۴) چہرہ دھونا:

وضوء کے دوران چہرے کا دھونا فرض ہے۔ جب چہرہ دھویا جاتا ہے تو اس کی جلد صاف ہو جاتی ہے، مسام کھل جاتے ہیں تروتازگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

مزید برآں چہرہ دھوتے وقت آنکھوں میں پانی کا جانا ایک قدرتی امر ہے۔ آنکھوں کے ماہرین اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ دن میں چند بار آنکھوں میں تازہ پانی کے چھینٹے مارے جائیں تو آنکھیں کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر صبح کے وقت جب کہ ہوا میں اوزون (O3) کافی مقدار میں موجود ہوتی ہے پانی کے چھینٹے آنکھوں میں مارنے سے انسان موتیابند کی بیماری سے محفوظ رہتا ہے۔

### (۵) گردن کا مسح کرنا:

انسانی دماغ سے نکلنے والی چھوٹی چھوٹی رگیں (نرو) پورے جسم میں پھیل جاتی ہیں اور مختلف اعضاء کو سگنل پہنچانے کا کام کرتی ہیں۔ یہ سب رگیں دماغ سے نکل کر گردن کے پیچھے سے ہوتی ہوئی ریڑھ کی ہڈی کے ذریعے جسم

کے مختلف جگہوں سے ملی ہوتی ہے۔ گردن کے پیچھے کا حصہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اگر اس حصے کو خشک رکھا جائے تو رگیں کھینچنے کی وجہ سے انسانی دماغ پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ کئی لوگ تو دماغی توازن کھو بیٹھتے ہیں۔ ڈاکٹر لوگ انہیں سمجھاتے ہیں کہ وہ گردن کے پیچھے کے حصے کو وقتاً فوقتاً کرتے رہیں۔ نمازی آدمی جب وضوء کرتا ہے تو اسے یہ نعمت خود بخود مل جاتی ہے۔

ایک شخص فرانس کے ایئرپورٹ پر وضوء کر رہا تھا اس سے کسی نے پوچھا کہ آپ کس ملک سے تعلق رکھتے ہیں اس نے کہا پاکستان سے۔ سائل نے پوچھا کہ پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے تعداد کا پتہ نہیں ویسے چند ایک ہی ہوں گے۔ سائل نے اپنا تعارف کروایا کہ میں یہاں کے ایک پاگل خانے کے ہسپتال میں ڈاکٹر ہوں۔ میری پوری عمر اس تحقیق میں گزری ہے کہ لوگ پاگل کیوں ہوتے ہیں؟ میری تحقیق کے مطابق جہاں اور بہت سی وجوہات ہیں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ اپنی گردن کے پچھلے حصے کو خشک رکھتے ہیں۔ کھچاؤ کی وجہ سے رگوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ جو لوگ اس جگہ وقتاً فوقتاً نمی پہنچاتے رہیں وہ پاگل ہونے سے بچ جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے ہاتھ پاؤں دھونے کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے کے حصے پر بھی گیلے ہاتھ پھیرے۔ نمازی نے بتایا کہ وضوء کرتے وقت گردن کا مسح کیا جاتا ہے اور ہر نمازی دن میں پانچ مرتبہ گردن کا مسح کرتا ہے۔ ڈاکٹر کہنے لگا کہ اسی لئے آپ کے ملک میں لوگ کم تعداد میں پاگل ہوتے ہیں۔ اللہ اکبر۔ ایک ڈاکٹر کی پوری زندگی کی تحقیق نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے ایک چھوٹے سے عمل پر آ کر ختم ہو گئی۔

## (۶) پاؤں دھونا:

انسانی جسم میں بعض ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جن کا اثر پاؤں پر بہت زیادہ ہوتا ہے مثلاً شوگر کے مریض کے پاؤں پر زخم بھی ہو جائیں تو اسے پتہ نہیں چلتا۔ ڈاکٹر لوگ شوگر کے مریض کو سمجھاتے ہیں کہ وہ اپنے پاؤں کو صاف رکھے۔ دن میں چند مرتبہ اسے غور سے دیکھے کہ کہیں کوئی زخم وغیرہ تو نہیں۔ اچھی طرح پاؤں کا مساج کرے تاکہ خون کی شریانوں میں اگر کہیں رکاوٹ ہے تو وہ دور ہو جائے۔ نمازی آدمی دن میں پانچ مرتبہ وضوء کرتا ہے تو یہ سب کام خود بخود ہو جاتے ہیں۔ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان فنگس کی وجہ سے زخم ہو جاتے ہیں۔ وضوء کرنے والا انگلیوں کے درمیان خلال کرتا ہے تو اسے صورتحال کا پتہ چل جاتا ہے پاؤں زمین کے قریب ہونے کی وجہ سے بہت جلد جراثیم کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ انہیں صاف رکھنا اور متعدد بار دھونا بہت ضروری ہے یہ نعمت نمازی کو وضوء کے دوران نصیب ہو جاتی ہے۔ اسے کہتے ہیں ہم خرما و ہم ثواب کہ وضوء کرنے سے گناہ بھی جھڑ گئے اور جسمانی بیماریوں سے بھی نجات مل گئی۔ وضوء کے ان فضائل معارف اور فوائد و ثمرات کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے وضوء کا حکم فرما کر ہمارے اوپر کس قدر احسان فرمایا۔

## آیت وضوء کے نزول سے پہلے فرضیت وضوء کا بیان:

اس جگہ ایک بحث یہ ہے کہ آیت وضوء پانچ یا چھ ہجری میں نازل ہوئی اور نماز ابتداء وحی کے ساتھ مکہ میں فرض ہو گئی تھی تو ابتداء میں نماز وضوء کے ساتھ پڑھی جاتی تھی یا بلا وضوء؟

حافظ ابن عبدالبر مالکی متوفی ۴۶۳ھ میں لکھتے ہیں: حضرت عائشہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا نے جو فرمایا ہے: ”پھر اللہ عزوجل نے تیمم کی آیت نازل کر دی۔ اس سے مراد وہ آیت وضوء ہے جو سورة المائدة میں ہے۔ یا وہ آیت ہے جو سورة النساء میں ہے۔ ان دو آیتوں کے سواء اور کسی آیت میں تیمم کا ذکر نہیں ہے اور یہ دونوں مدنی سورتیں ہیں اور یہ بات معلوم ہے کہ غسل جنابت وضوء سے پہلے فرض نہیں ہوا تھا۔ پس جس طرح مصنفین سیرت کے نزدیک یہ امر متحقق ہے کہ نبی کریم ﷺ پر مکہ میں نماز فرض ہوئی تھی اور غسل جنابت بھی مکہ میں فرض ہوا ہے اور یہ کہ آپ علیہ السلام نے مکہ میں کوئی بھی نماز بغیر وضوء کے نہیں پڑھی اور آپ اسی طرح وضوء کرتے تھے جس طرح مدینہ میں آپ علیہ السلام نے وضوء کیا یا جس طرح اب ہم وضوء کرتے ہیں اور یہ وہ امر ہے کہ اس سے کوئی عالم بھی ناواقف نہیں ہے اور سوائے ہٹ دھرم کے اس کی کوئی بھی مخالفت نہیں کرے گا (۱)

علامہ محمد بن علی بن محمد ہصکفی حنفی لکھتے ہیں: آیت وضوء اجماعاً مدنی ہے اور تمام اہل سیرت کا اس پر اجماع ہے کہ وضوء اور غسل مکہ میں نماز کے ساتھ فرض ہو گئے تھے اور نبی کریم ﷺ نے کبھی بغیر وضوء کے نماز نہیں پڑھی بلکہ ہم سے پہلی شریعت میں بھی وضوء فرض تھا۔ کیونکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ میرا وضوء ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضوء ہے۔ اور اصول فقہ میں یہ مقرر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بغیر انکار کے کوئی قصہ بیان کریں اور اس کا نسخ ظاہر نہ ہو تو وہ بھی ہماری شریعت ہے۔ اور اس آیت کے نزول کا یہ فائدہ ہے کہ جو حکم پہلے ثابت ہو چکا تھا اس کو مقرر اور ثابت کیا جائے (۲)

(۱) الاستند کارج ۳ ص ۱۵۵ مطبوعہ موسسة الرسالہ بیروت ۱۴۱۳ھ (۲) رد المحتار مع در المختار ج ۱ ص ۶۶-۶۱

مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۷ھ۔

## شرائع سابقہ اور مکی دور میں فرضیت وضوء کے متعلق احادیث:

امام علی بن عمر دارقطنی متوفی روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ عزوجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوا یا اور ایک ایک بار اعضاء وضوء کو دھویا۔ پھر فرمایا: یہ وضوء کا وہ طریقہ ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز کو قبول نہیں کرتا۔ آپ علیہ السلام نے پھر پانی منگوا یا اور دو مرتبہ اعضاء وضوء کو دھویا، پھر فرمایا جس نے اس طرح وضوء کیا اس کے لئے دگنا اجر ہے۔ آپ علیہ السلام نے تھوڑی دیر کے بعد پانی منگوا یا اور اس سے اعضاء وضوء کو تین تین بار دھویا اور فرمایا یہ میرا وضوء ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضوء ہے (۱)

امام دارقطنی نے اس حدیث کو متعدد اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے ہر چند کہ اس حدیث کی اسانید ضعیف ہیں لیکن تعداد اسانید کی وجہ سے وہ حسن لغیرہ ہے۔ اس حدیث میں یہ تصریح ہے کہ انبیاء سابقین کی شریعت میں بھی وضوء مشروع تھا۔

حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ عزوجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ کو وضوء سکھایا اور جب وضوء سے فارغ ہوئے تو چلو میں پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر چھڑکا اس حدیث کی بناء پر وضوء مکہ میں فرض ہوا۔ اور اس کی تلاوت مدینہ میں ہوئی (۲)

(۱) سنن دارقطنی ج ۱ رقم الحدیث ۲۵۷ (۲) الروض الانف ج ۱ ص ۱۶۳-۱۶۲ مکتبہ فاروقیہ ملتان۔



حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دس باتیں قدیم سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔ (۱) لبیں کترنا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) وضوء یا غسل میں پانی سونگھ کر اوپر چڑھانا (۵) ناخن تراشنا (۶) انگلیوں کے جوڑ (جہاں جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے) دھونا (۷) بغل (۸) زیر ناف بالوں کو صاف کرنا (۹) شرمگاہ پر پانی ڈالنا (۱۰) راوی نے کہا دسویں میں بھول گیا شاید کلی ہو۔ (۱)

### وسوسے اور اُن کا علاج:

حدیث پاک میں ہے ایک صاحب نے رسول اللہ عزوجل وصلى الله تعالى عليه وآله وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر وسوسہ کی شکایت کی کہ نماز میں پتا نہیں چلتا دوپڑھیں یا تین۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تو ایسا پائے تو اپنی دہنی انکشت شہادت اٹھا کر اپنی بائیں ران میں مار اور بسم اللہ کہہ کہ وہ شیطان کے حق میں چھری ہے (۲)۔

عبداللہ بن مُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شیطان جیسے دیکھتا ہے کہ میرا وسوسہ اس میں کارگر ہوتا ہے سب سے زیادہ اُسی کے پیچھے پڑتا ہے۔ (۳)

### لطیفہ:

امام ابن حجر کی علیہ الرحمہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں۔ مجھ سے بعض ثقہ لوگوں نے بیان کیا کہ دو وسوسہ والوں کو نہانے کی ضرورت ہوئی۔ دریائے نیل پر گئے طلوع صبح کے بعد پہنچے ایک نے دوسرے کو کہا تو اتر کر غوطے لگا میں

(۱) صحیح مسلم باب خصال الفطرة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۲۹ (۲) بحوالہ مجمع الزوائد باب الوسوسہ فی الصلوٰۃ بیروت ۱/۱۵۱ (۳) فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۷۷۔

گنتا جاؤں گا اور تجھے بتاؤں گا کہ پانی تیرے سر کو پہنچایا نہیں، وہ اتر اور غوطے لگانا شروع کئے اور یہ کہہ رہا ہے کہ ابھی تھوڑی سی جگہ تیرے سر میں باقی ہے وہاں پانی نہ پہنچا۔ ایک کو صبح سے دوپہر ہوگئی آخر تھک ہار کر باہر آ گیا اور دل میں شک آ رہا کہ غسل اتر نہیں۔ پھر اس نے دوسرے سے کہا اب تو اتر میں گنوں گا، اس نے ڈبکیاں لگائیں اور یہ کہتا جاتا ہے کہ ابھی سارے سر کو پانی نہ پہنچا یہاں تک کہ دوپہر سے شام ہوگئی۔ مجبور وہ بھی دریا سے نکل آیا اور دل میں شک ہی رہا دن بھر کی نمازیں کھوئیں اور غسل اترنے پر یقین نہ ہوتا تھا نہ ہوا۔ یہ وسوسے ماننے کا نتیجہ تھا اور صالحین میں سے ایک صاحب فرماتے ہیں مجھے دوبارہ طہارت وسوسہ تھا راستہ کی کچھڑاگر کپڑے میں لگ جاتی اسے دھوتا۔ (حالانکہ شرعاً جب تک خاص اس جگہ نجاست کا ہونا ثابت و متحقق نہ ہو حکم طہارت ہے) ایک دن نماز صبح کے لئے جاتا تھا راہ کی کچھڑ لگ گئی میں نے دھونا چاہا اور خیال آیا کہ دھوتا ہوں تو جماعت جاتی ہے ناگاہ اللہ عزوجل نے ہدایت فرمائی میرے دل میں ڈالا کہ اس کچھڑ میں لوٹ اور سب کپڑے اس سے بھر لے اور یونہی نماز میں شریک ہو جائیں نے ایسا ہی کیا پھر وسوسہ نہ ہوا یہ اس کی مخالفت کی برکت تھی۔

### ایک وضوء سے کئی نمازیں پڑھنے کا جواز:

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو اور اس وقت تم بے وضوء ہو تو تم پر وضوء کرنا فرض ہے۔ اور جب کوئی شخص با وضوء ہو تو اس پر نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضوء کرنا واجب نہیں ہے وہ ایک وضوء سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ البتہ ہر نماز کے لئے نیا وضوء کرنا مستحب ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے وقت وضوء کرتے تھے۔ راوی نے پوچھا آپ کیا کرتے تھے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم میں سے کسی ایک شخص کے لئے وضوء کافی ہوتا تھا جب تک کہ وہ بے وضوء نہ ہو (۱)

سوید بن نعمان بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے سال ہم رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ہم مقام صہباء پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ علیہ السلام نے جب طعام منگوا یا تو صرف ستولائے گئے ہم نے ان کو کھایا اور پیا پھر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مغرب کے لئے اٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ہم کو مغرب کی نماز پڑھائی۔ (۲)

غزوہ خیبر غزوہ فتح مکہ سے پہلے سات ہجری میں ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ سے پہلے بھی ایک وضوء سے کئی نمازیں پڑھتے تھے۔

امام مسلم بن حجاج قشیری روایت کرتے ہیں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن کئی نمازیں ایک وضوء کے ساتھ پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آج آپ نے ایسا کام کیا ہے جو آپ (پہلے) نہیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے عمداً کیا ہے (۳)

(۱) صحیح بخاری: ج ۱، رقم الحدیث ۲۱۴ (۲) صحیح البخاری: ج ۱، رقم الحدیث ۲۱۵ (۳) صحیح مسلم: ج ۱، رقم الحدیث

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی روایت کرتے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر نماز کے لئے وضوء کرتے تھے۔ جس سال فتح مکہ ہوا آپ نے کئی نمازیں ایک وضوء سے پڑھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ نے ایسا کام کیا ہے جو آپ پہلے نہیں کرتے تھے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا میں نے عمداً کیا ہے (۱)

اس سے پہلے صحیح بخاری (رقم الحدیث ۲۱۵) کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خیبر کے سال دو نمازیں ایک وضوء سے پڑھی تھی۔

ان احادیث سے یہ واضح ہو گیا کہ ہر نماز کے لئے نیا وضوء کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ جو شخص بے وضوء ہو اور وہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اس کے لئے وضوء کرنا ضروری ہے۔

### پانی سے وضوء کرنے میں حکمت:

علامہ شیخ علی احمد جرجانی نقل فرماتے ہیں: اگرچہ اس امر سے ہر کوئی آگاہ ہے کہ پانی سے میل کچیل اور گندگی دور ہوتی ہے اس سے وہ چیز ختم ہو جاتی ہے جو نظافت کے منافی ہے، شارع حکیم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پانی سے نجاست ختم کریں اس میں بہت بڑی حکمت کار فرما ہے، کیونکہ پانی نجاست کے وجود کو اور اس کے اثر کو ختم کر دیتا ہے اس کا اثر وہ گندی بو ہے جو ہر انسان کو اذیت دیتی ہے۔ ہر اس چیز کو اس سے اذیت ملتی ہے۔ جو اس جسم کے قریب ہو جس سے بو آرہی ہو، یہ بدبو جب ہوا میں ملتی ہے تو مسام کے ذریعے سارے جسم میں داخل

(۱) سنن ترمذی، جلد ۱، رقم الحدیث ۶۱، مطبوعہ دار الفکر بیروت۔

ہو جاتی ہے یہ جسم کو نقصان دیتی ہے اور صحت کو بگاڑ دیتی ہے، کیونکہ ہوا ایک سیال اور لطیف مرکب ہے جو پھیلاؤ کی صلاحیت رکھتی ہے، یہ اجسام کے تنگ مساموں میں داخل ہو جاتی ہے، یہ سارے حیوانات کو محیط ہے۔

شارع حکیم فرماتے ہیں کہ وہ پانی جس سے پاکیزگی حاصل کی جائے اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ اصل طبعی حالت سے متغیر نہ ہو، پانی کی حالت طبعی رقت اور سیلان ہے کیونکہ جب یہ رقت سے سختی کی طرف منتقل ہو جائے تو وہ ناپاکی دور کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس سے کسی قسم کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جب پانی میں مختلف نجاستیں مل جاتی ہیں مثلاً جب اس میں شراب یا پیشاب مل جاتا ہے تو پھر بھی اس میں نجاست دور کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی کیونکہ قلیل پانی ناپاک ہو جاتا ہے اور ناپاک ناپاکی کو دور نہیں کر سکتا اس لئے شارع حکیم نے فرمایا: ”وہ پانی جس سے پاکیزگی حاصل کی جائے اس میں رقت اور سیلان ہونا ضروری ہے“

ذرا اس عظیم حکمت کو ملاحظہ کرو، اسے بصیرت کی آنکھ سے دیکھو، تم دیکھو گے کہ رب تعالیٰ کی کاریگری نے ہر چیز کو محکم کیا ہے۔

وضوء اور مخصوص اعضاء کو صاف کرنے میں حکمت:

اس کار فرما حکمت میں اور دھونے کی وہ حکمت جس کا ہم عنقریب ذکر کریں گے ان میں ایک خاص مشابہت پائی جاتی ہے، اور ان میں کچھ فرق بھی ہے، ان میں مشابہت یہ ہے کہ اس سے مراد معنویہ اور حسیہ گندگی سے طہارت حاصل کرنا ہے اور ان میں فرق یہ ہے غسل سے مراد سارا جسم دھونا ہے جبکہ وضوء سے مراد مخصوص اعضاء دھونا ہے۔

وضوء کے افعال میں بعض مذاہب میں ترتیب فرض ہے اور بعض میں ترتیب سنت ہے ہر حال میں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ان اعضاء کو دھوئیں، سر کا مسح کریں، خواہ سارے سر کا مسح کریں یا اس کے چوتھائی کا مسح کریں۔ اس میں بہت حکمتیں پنہاں ہیں۔

سب سے پہلے انسان اپنے ہاتھ دھونے سے آغاز کرتا ہے، یہ ایسے اعضاء ہیں جو دیگر اکثر اعضاء کے لئے استعمال ہوتے ہیں مثلاً مصافحہ کرنا، اشیاء وغیرہ پکڑنا۔

پھر انسان کلی کرتا ہے، کیونکہ یہ ان بخارات کی قرار گاہ ہے جو پیٹ سے اُٹھتے ہیں، اس سے بو پیدا ہوتی ہے اور ان ذرات کے آثار بھی ہوتے ہیں جو دانتوں کے درمیان پھنسے ہوتے ہیں، نیز یہ کہ انسان کو علم ہو جائے کہ وہ اپنی اصلی طبعی حالت پر ہے یا نہیں۔

پھر انسان ناک میں پانی ڈالتا ہے تاکہ ناک صاف کرے اس سے مٹی وغیرہ نکال دے، نیز یہ کہ وہ پانی کی بو بھی سونگھ لے۔

پھر انسان چہرہ دھوتا ہے، تاکہ اس سے پسینہ اور مٹی کے اثرات دور ہو سکیں کیونکہ ملاقات کے وقت سب سے پہلی نظر چہرے پر ہی پڑتی ہے، پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا جاتا ہے، یہ دو ایسے اعضاء ہیں جو سر اور ٹانگوں کے اعضاء کے وسط میں ہیں، کہنیوں تک دھونے میں حکمت یہ ہے کہ اکثر اوقات ان پر کپڑا نہیں ہوتا، اور دیگر اعضاء پر لگی ہوئی گندگی کی وجہ سے یہ بھی گندے ہو جاتے ہیں مثلاً کان، وغیرہ ہاتھ سے ہی صاف کئے جاتے ہیں۔ ان کے بعد سر کا مسح کیا جاتا ہے، کیونکہ یہ اس پسینہ کا منبع ہے جو مسام سے خارج ہوتا ہے

شارع حکیم نے اسے پانی سے دھونے کا حکم نہیں دیا، کیونکہ اس میں مشقت اور تکلیف تھی اس پر مسح پر اکتفاء کیا، اس مسح پر آئمہ اربعہ متفق ہیں، مسح کی مقدار میں ان کا اختلاف ہے۔

پھر کانوں کا مسح کیا جاتا ہے تاکہ ہوا کی وجہ سے ان میں داخل ہونے والی مٹی اور ذرات کو دور کیا جائے۔ پھر گردن کا مسح کیا جاتا ہے تاکہ سر کے اعضاء پاکیزگی سے اپنا حصہ لے لیں اس کے بعد پاؤں کو ٹخنے تک دھویا جاتا ہے۔ کیونکہ ان اعضاء پر گندگی لگی ہوئی ہے اور ان سے گندی بو آتی ہے بالخصوص ان لوگوں کے پاؤں سے بو آتی ہے جو چمڑے کے جوتے پہنتے ہیں، اس امر کا مشاہدہ اکثر انگریزوں اور ان بے نمازیوں میں کیا جاتا ہے جو انگریزوں جیسے بننے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کیفیت اور اس طریقہ سے کیا گیا وضوء انسان کی نظافت اور چستی کا سبب بنتا ہے، وہ دل جمعی کے ساتھ عبادت کی ادائیگی کرتا ہے، انسان اپنے آقا و مولا کے سامنے پاک اور صاف ہو کر کھڑا ہوتا ہے، یہ نظافت حسیہ ہے۔

نظافت معنویہ کی تفصیل یہ ہے کہ ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے سارے گناہ ختم ہو جاتے ہیں، ہاتھ کسی چیز کو پکڑنے کا آلہ ہیں، منہ دھونے سے اس سے غیبت اور چغل خوری وغیرہ کی گندگی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ غیبت کی بدبو اس طرح ہوتی ہے۔ جس طرح مردار کی بدبو رہتی ہے۔ غیبت کی بدبو وہی سونگھ سکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے صحیح ایمان کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ان کے قلوب کو پاک و صاف کر دیا، ہوا رشادِ ربانی ہے: ایحب احدکم ان یا کل لحم اخیه میتا

(الحجرات: ۱۲)

ترجمہ: کیا پسند کرتا تم میں سے کوئی شخص کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔  
 اسی لئے حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:  
 غیبت کرنے والا اگر روزہ دار ہے تو اسے روزہ توڑ دینا چاہئے۔

اسی طرح کان فضول باتیں گندا اور فحش کلام سنتے ہیں، ناک سے گندی  
 بوسو نکھی جاتی ہے، چہرہ میں دو آنکھیں ہیں، جن کی وجہ سے غیر محرموں پر نظر پڑتی  
 ہے، حرام اشیاء کی طرف نظر اٹھ جاتی ہے۔ ٹانگوں کے ذریعے انسان چل کر اس  
 جگہ جاتا ہے جس جگہ جانا حرام ہے مثلاً فسق و فجور کی جگہوں پر جانا شراب کی  
 دوکانوں پر جانا غیبت اور چغل خوری کی مجالس میں جانا، لیکن سر سے اس طرح  
 کا کوئی گناہ صادر نہیں ہوتا جس طرح کا گناہ دیگر اعضاء کرتے ہیں، رب تعالیٰ  
 نے ان اعضاء کے قرب کی وجہ سے صرف اس پر مسح کرنے کا حکم دیا۔ کیونکہ گناہ  
 کا قرب گناہ کے ارتکاب سے کم ہے، نیز یہ کہ سردھونے میں بہت بڑی مشقت  
 تھی، دین تو آسانی کے لئے ہے نہ کہ تنگی کے لئے، حضرت ابن عباس رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حور عین سے مباشرت کے لئے  
 استنجاء مشروع قرار دیا گیا، ہاتھوں کو دھونے کا حکم دیا گیا تاکہ انسان جنت کے  
 دسترخوانوں پر کھاسکے، کلی کا حکم اس لئے دیا گیا تاکہ انسان رب دو جہاں سے ہم  
 کلام ہونے کا شرف حاصل کرسکے، ناک صاف کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا  
 تاکہ انسان جنت کی خوشبو سونگھ سکے۔ چہرہ دھونے کا حکم اس لئے دیا گیا تاکہ وہ  
 ذات خداوندی کا دیدار کرسکے۔ ہاتھ کو کہنیوں تک دھونے کا حکم اس لئے دیا گیا  
 تاکہ انسان ان پرسونے کے کنگن پہن سکے، جنت میں تاج سجانے کے لئے سر کا  
 مسح کرنے کا حکم دیا گیا، کانوں کا مسح کرنے کا حکم دیا گیا تاکہ انسان رب



العالمین کا کلام سماعت کر سکے، ٹانگوں کو دھونے کا حکم اس لئے دیا گیا، تاکہ انسان چل کر جنت میں داخل ہو۔

حضور سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جب ایک مسلمان بندہ وضوء کرتا ہے وہ کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ جڑ جاتے ہیں، جب ناک صاف کرتا ہے تو ناک سے لغزشیں نکل جاتی ہیں، چہرہ دھوتا ہے تو چہرہ سے خطائیں نکل جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ انسان کے ناخنوں کے نیچے سے بھی غلطیاں نکل جاتی ہیں۔ جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے لغزشیں نکل جاتی ہیں، حتیٰ کہ اس کے کانوں سے نیچے کے بھی غلطیاں نکل جاتی ہیں، پھر وہ مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے تو اس کی نماز اس کے لئے عطیہ بن جاتی ہے۔“

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”صحیح وضوء شیطان کو تجھ سے دور کر دے گا“

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جو یہ طاقت رکھتا ہے کہ وہ صرف اور صرف پاک حالت میں ذکر کرتے ہوئے اور استغفار کرتے ہوئے رات بسر کرے تو وہ اس طرح ضرور کرے کیونکہ ارواح کو اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس میں انہیں قبض کیا جائے گا وضو میں ہی عظیم حکمت کار فرما ہے۔ اگر تم ان افراد میں سے ہو جن کے دلوں کو رب تعالیٰ نے اپنے نور سے منور کر دیا ہے تو تمہیں ضرور علم ہو گیا ہوگا کہ رب تعالیٰ نے ہمیں وضوء اور دیگر عبادات کا مکلف صرف اس لئے بنایا ہے کیونکہ ان کی منفعت لوٹ کر ہماری طرف ہی آتی ہے۔ ان سے ہمیں صحت نصیب ہوتی

ہے، نفس آداب سیکھتا ہے۔

ان چیزوں کی حکمت جن سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

تم یہ تو جانتے ہو کہ وضوء کے معنی نظافت ہے، ایک انسان کسی بادشاہ یا عظیم آدمی سے ملاقات نظافت اور پاکیزگی کی حالت میں ہی کر سکتا ہے، جیسا کہ پہلے تذکرہ ہو چکا ہے تو اس وقت اس کی کیا حالت ہوگی جیسے وہ اپنے رب تعالیٰ اور اپنی پیشانی کے مالک کے سامنے کھڑا ہوگا۔

شارع حکیم نے انسان پر اس وقت وضوء فرض کیا ہے جب وہ مالک الملوک کے سامنے کھڑا ہونے لگے اور وہ با وضوء ہو۔ آداب دینیہ میں اسے خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ وضوء سے جسم میں چستی آ جاتی ہے۔ انسان کسی غفلت اور کاہلی کے بغیر نماز پڑھتا ہے تاکہ اس کی نماز حریم ناز میں مقبول ہو جائے اس لئے وہ شوق و ذوق اور دلجمعی سے نماز پڑھتا ہے۔

وضوء ہوا نکلنے، گراں نیند سے اور منہ بھر کر قے آنے سے ٹوٹ جاتا ہے، اس میں یہ حکمت کارفرما ہے کہ ان امور کا لاحق ہو جانا اس نظافت حسیہ کے منافی ہے جو انسان پر واجب ہے کہ وہ اس کے ساتھ اس وقت متصف ہو جب وہ اپنے خالق اور رب تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو، یہ بات تم سے مخفی نہ رہے کہ جب منہ بھر قے آتی ہے تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ وہ نجاست کی جگہ سے نکلی ہے جب قے تھوڑی ہو تو یہ اس امر کی دلیل ہے یہ پاکیزہ جگہ سے نکلی ہے۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ اس ہوا کے نکلنے کی وجہ سے جو نواقض

وضوء میں سے ہے اس عضو کو نہیں دھویا جاتا جس سے ہوا نکلتی ہے، حالانکہ وہ ہوا تو اسی عضو سے نکلتی ہے، اور اس کی وجہ سے وضوء کیا جاتا ہے، لیکن دوسرے ان اعضاء

کو دھویا جاتا ہے جن کا وضوء توڑنے میں کوئی دخل نہیں۔ ہم اس شخص کو یہ جواب دیں گے کہ اس جگہ سے نکلنے والی ہوا کا ظاہراً تو تھوڑا سا اثر بھی نہیں کہ ہم کہیں کہ دھونے سے وہ اثر ختم ہو گیا ہے یہ جگہ ان جگہوں میں سے بھی نہیں جن پر نظر پڑتی ہو کہ اسے دیگر اعضاء کی طرح دھویا جائے جنہیں وضوء کرتے وقت دھویا جاتا ہے۔ لیکن اس ہوا کے نکلنے کی وجہ سے جسم میں سستی آ جاتی ہے۔ انسان سے گندی بو بھی آتی ہے۔ ان اعضاء کو دھونے کی وجہ سے وہ کاہلی ختم ہو جاتی ہے لیکن یہ مخصوص عضو ان اعضاء میں سے نہیں جنہیں دھونے یا جن کا مسح کرنے سے چستی حاصل ہو اور جسم میں نشاطگی آجائے۔ وضوء کرتے وقت نجاست محسوسہ کو ختم کرنے میں یہی حکمت کار فرما ہے۔ جہاں تک نجاست معنویہ دور کرنے کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ جب ہوا پیٹ سے نکلتی ہے تو وہ اس مرض کی وجہ سے نکلتی ہے جس سے انسان کو نجاست ملتی ہے اگر یہ ہوا انسان کے پیٹ میں رہتی تو انسان کو بہت زیادہ نقصان دیتی اور اس کے لئے خطرہ بن جاتی۔ اس کا نکلنا انسان کے لئے شفاء ہے۔ اس کے بعد وضوء کرنا رب تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرنا ہے جس نے اسے نکال کر انسان کو شفا یاب کیا۔

ہم کہتے ہیں کہ وضوء توڑنے والی اشیاء (نواقض وضوء) ایسی ہیں جو نظافت کے منافی ہے وہ چیزیں ہوا اور منہ بھر کر قے آنا ہے۔ بہت سے کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ شارع حکیم نے گراں نیند کو بھی نواقض وضوء میں شامل کیا ہے۔ اس کا تعلق نہ پاکیزگی کے ساتھ ہے نہ گندگی کے ساتھ۔ ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ ثقیل نیند سے انسان کا شعور ختم ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے جسم میں سستی آ جاتی ہے اس حالت میں انسان کو یہ شعور بھی نہیں ہوتا کہ اس کی

ہوا نکلی ہے یا کہ نہیں۔ جب انسان نیند کی وادی میں چلا جاتا ہے تو اسے ہوا نکلنے کا شعور یا علم نہیں ہو سکتا۔

وضوء کی فضیلت میں بہت سی احادیث وارد ہیں۔ یہ فضیلت بھی ان حکمتوں میں داخل ہے جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے جیسا کہ حضور اکرم شفیع امم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”وضوء مومن کا ہتھیار ہے“ کیونکہ جب انسان نجاست حسیہ اور معنویہ سے پاک ہوگا تو انسان کا نفس ملائکہ کے قریب تر ہوگا۔ شیطان اسے گناہوں پر ابھار نہ سکے گا تو وضوء ہتھیار کی مانند ہوگا۔ جس کے ساتھ وضوء کرنے والے نے شیطان کا مقابلہ کیا۔

شارع حکیم نے اس شخص کے لئے بھی وضوء مستحب قرار دیا ہے۔ جو اشعار پڑھے کیونکہ شاعر غالباً اس کی تعریف کر جاتا ہے جو تعریف کا مستحق نہیں ہوتا اور اس آدمی کی مذمت کرتا ہے جو مذمت کا مستحق نہیں ہوتا شعر پڑھنے کے بعد وضوء کرنے سے وہ نجاست معنویہ ختم ہو جاتی ہے جو لغو قول اور فحش کلام کی وجہ سے انسان کے ساتھ مل گئی تھی۔ ہم اس جگہ وضوء کے طبی فوائد کا تذکرہ بھی کرتے ہیں جن سے علم حاضرہ سے پردہ اٹھایا ہے۔ بعض بڑے بڑے ڈاکٹرز کہتے ہیں۔

طبی اعتبار سے وضوء کرنے کے بہت سے فوائد ہیں، اگر ایک دن میں منہ کو کئی بار دھویا جائے تو انسان کو دانتوں کے امراض لاحق نہیں ہوتے، اسی طرح ناک کو ٹھنڈے پانی سے دھویا جائے تو زکام نہیں لگتا، گویا کہ الفاکسین کا ٹیکہ لگانا ہے۔ بہت سے اسپیشلسٹ ڈاکٹرز نے وضوء کے یہ فوائد تحریر کیئے ہیں۔ اسی طرح چہرہ، کان اور ہاتھ دھونے کے فوائد عیاں ہیں۔ کیونکہ چہرے اور کان اور

ہاتھ کو بہت سی جلدی امراض لگ جاتی ہیں، انہیں سوزش کا مرض بھی لاحق ہو جاتا ہے، اگر ایک دن میں پانچ بار انہیں دھویا جائے تو انسان ان امراض سے بھی بچ جاتا ہے۔

اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ جراثیم کی اکثریت جلد کے پھٹنے سے جسم میں داخل ہو جاتی ہے، جس طرح یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اگر ان اعضاء کو بار بار دھویا جائے تو یہ اعضاء ان جراثیموں سے محفوظ رہ سکتے ہیں، کیونکہ جلد کا بیرونی حصہ ہر قسم کے جراثیم کے اندر داخل ہونے سے روکتا ہے۔ اگر اس میں پھٹن آجائے خواہ وہ معمولی ہی ہو تو اس وقت اس کا عمل معطل ہو جاتا ہے اور جراثیم جسم میں داخل ہونے لگتے ہیں۔ ان اعضاء کی صفائی نہ کی جائے تو معمولی پھٹن جلد پر آ جاتی ہیں۔ اگر ہاتھ گندگی سے ملوث ہو جائیں تو ان سے جراثیم منہ میں داخل ہو جاتے ہیں، اگر ہاتھ بار بار دھوئے جائیں تو ان جراثیم سے بچاؤ ہو سکتا ہے، وضوء کرنے میں حسیہ، معنویہ اور طبیہ حکمتیں کار فرما ہیں، انہیں خوب سمجھ لو، ان پر خوب عمل کرو، تاکہ تم ان لوگوں میں ہو جاؤ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے۔ (۱)

### مسواک کے بارے میں عبرتناک واقعہ:

علامہ ابن کثیر نے ابن خلکان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے اپنی شہرہ آفاق کتاب (البدایہ والنہایہ) میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص ابو سلامہ نامی جو بصری مقام کا باشندہ اور نہایت بے باک اور بے غیرت تھا۔ اس کے سامنے مسواک کے فضائل و مناقب اور محاسن کا ذکر آیا تو اس نے ازراہ غیظ و غضب قسم

(۱) حکمۃ التشریح و فلسفۃ ص ۱۱۹-۱۱۳ مطبوعہ زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور۔

کھا کر کہا کہ میں مسواک کو اپنی سرین میں استعمال کروں گا۔ چنانچہ اس نے اپنی سرین میں مسواک گھما کر اپنی قسم کو پورا کر کے دکھایا اور اس طرح مسواک کے ساتھ سخت بے حرمتی اور بے ادبی کا معاملہ کیا جس کی پاداش میں قدرتی طور پر ٹھیک نو مہینہ بعد اس کے پیٹ میں تکلیف شروع ہوئی اور پھر ایک (بدشکل) جانور جنگلی چوہے جیسا اس کے پیٹ سے پیدا ہوا جس کی ایک بالشت چار انگلی کی دم چار پیر، مچھلی جیسا سر اور چار دانت باہر کی جانب نکلے ہوئے تھے پیدا ہوتے ہی یہ جانور تین بار چلایا جس پر اس کی بچی آگے بڑھی اور سر کچل کر اس نے جانور کو ہلاک کر دیا اور تیسرے دن یہ شخص بھی مر گیا۔ (۱)۔

### مسواک کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا (۲)۔

### مسواک کا اجر:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسواک کر کے ادا کی ہوئی نماز کو ۷۰ گنا فضیلت حاصل ہے غیر مسواک والی نماز سے (۳)۔

(۱) البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۲۰۷ (۲) صحیح بخاری، باب الجمعہ نمبر ۸ ص ۱۲۲ مکتبہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان (۳) المسند جلد ۱ ص ۲۸۵۔

## دور کعتیں مسواک والی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا دور کعتیں مسواک والی بغیر مسواک والی ستر کعتوں سے افضل ہے (۱)۔

اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے مسواک کرو

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسواک کے نہ ہونے پر انگلیوں سے صفائی کیا کرتے تھے۔ (۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مسواک نہ ہو تو انگلیاں دانتوں سے رگڑ لیا کرو۔ (۳)

## مسواک کے دینی فوائد:

بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان مسواک قلم کی طرح اپنے کان پر رکھتے تھے علماء کرام نے مسواک کے تقریباً ۷۰ فوائد لکھے ہیں ان میں چند ایک نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱) منہ کو صاف کرتی ہے (۲) وضاحت میں اضافہ کرتی ہے (۳) اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے (۴) شیطان کو غصہ دلاتی ہیں (۵) نیکیوں کو زیادہ کرتی ہے (۶) مسواک کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اور فرشتے محبوب رکھتے ہیں (۷) نماز کے ثواب کو بڑھاتی ہے (۸) پل صراط پر چلنا آسان ہو جائے گا (۹) مسوڑھوں کو قوت

(۱) الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۰۲ مطبوعہ مکتبہ محمودیہ سرکی رڈ کونٹہ (۲) ابوداؤد شریف جلد ۳ ص (۳) سنن الکبریٰ جلد اول ص ۳۱ مطبوعہ بیروت۔

دیتی ہے (۱۰) دانتوں کو مضبوط کرتی ہے (۱۱) معدے کو تقویت دیتی ہے (۱۲) دانتوں کو سفید کرتی ہے (۱۳) بلغم کو قطع کرتی ہے (۱۴) کھانے کو ہضم کرتی ہے (۱۵) منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے (۱۶) صفر آء کو دور کرتی ہے (۱۷) روح نکلنے کو آسان کرتی ہے (۱۸) بڑھاپا دیر میں آتا ہے (۱۹) موت کے سوا ہر مرض کی شفاء ہے (۲۰) سر کی رگوں، پٹھوں اور دانتوں کے درد کو سکون دیتی ہے (۲۱) نگاہ کو تیز کرتی ہے (۲۲) منہ کی بدبو کو دور کرتی ہے (۲۳) سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ پڑھنا نصیب ہوتا ہے (۱)

### مسواک کی بے ادبی کرنے والے کا انجام:

اس کا واقعہ پچھلے صفحہ میں گزر گیا ہے۔ وہاں رجوع کریں۔

نوٹ: ہم بھی مسواک کر کے جوتوں والی جگہ پر پھینک دیتے ہیں جو کہ سخت بے ادبی ہے، مسواک کر لینے کے بعد کسی ایسی جگہ رکھ دیا جائے جہاں بے ادبی نہ ہو۔

### بزرگان دین کی وضوء سے محبت:

حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمہ کا وضوء آپ علیہ الرحمہ ایک رات میں ۷۰ سے زائد مرتبہ اٹھتے اور ہر بار وضوء کرتے اور وضوء کے بعد دو رکعت نفل ادا کرتے۔ (۲)

### جب بیدار ہوتے وضوء کرتے:

حضرت مصری علیہ الرحمہ رات بھر با وضوء رہتے تھے جب سو جاتے تو اٹھ کر

(۱) فیوض رضویہ ج ۱ ص ۱۶۳ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور (۲) حسن نماز ص ۱۲۴ مطبوعہ فیروز سنز لاہور۔



فوراً وضوء کرتے تھے ایک اور بزرگ علیہ الرحمہ روزانہ ۷۰ بار وضوء کرتے تھے (۱)۔

آنکھ چلی جائے وضوء نہیں چھوڑوں گا:

صاحب روح البیان الامام العلامة الفاضل شیخ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح البیان شریف میں نقل فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ علیہ الرحمہ تھے جن کی آنکھ میں پانی اتر آیا حکماء نے کہا کہ چند دن وضوء نہ کرو تو علاج ہو جائے گا آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی تو بزرگ علیہ الرحمہ نے جواباً کہا کہ میں اندھا ہونا تو برداشت کر لوں گا لیکن وضوء چھوڑنا مجھے گوارا نہیں۔ (۲)

کیا محبت ہے وضوء سے

ایک بزرگ علیہ الرحمہ کے منہ پر زخم تھا جو بارہ برس تک ٹھیک نہ ہو سکا۔ کیونکہ پانی ان کے لئے مضر تھا مگر وہ وضوء ضرور کرتے تھے۔ (۳)

وضوء سے دل میں صفائی

امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب تم وضوء کر کے کھڑے ہوتے ہو تو اپنے قلب میں صفائی پاتے ہو جو وضوء سے پہلے نہ تھی وضوء کا اثر بدن سے بڑھ کر دل تک پہنچتا ہے (۴)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ صوفیاء کرام علیہ الرحمہ کو وضوء سے زیادہ محبت کیوں ہے؟ اسی لئے انکا دل صاف ہوتا ہے کہ ان کو وضوء سے محبت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں عرض ہے کہ ہم کو بھی وضوء کی محبت عطاء فرمائے۔

(۱) حسن نماز ص ۱۲۳ مطبوعہ فیروز سنز لاہور (۲) روح البیان ج ۲ ص ۴۲۷ مطبوعہ رحمانیہ کتب خانہ لاہور

(۳) حسن نماز ص ۱۲۴ مطبوعہ فیروز سنز لاہور (۴) حسن نماز ص ۱۲۲ مطبوعہ فیروز سنز لاہور۔

حضرت ابراہیم خواجہ علیہ الرحمہ کی وضوء سے محبت:

آپ علیہ الرحمہ جب سفر پر ہوتے تو مشک پانی کی ساتھ ہوتی تھی اگر آپ علیہ الرحمہ کوفہ سے مکہ جاتے تو بھی اتنا پانی ساتھ رکھتے تھے کہ آپ کو سارے راستہ میں صوفی کو دیکھو تیمم کی ضرورت پیش نہ آتی اور آپ علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے جب تم صوفی کو دیکھو اس کے پاس پانی نہ ہو تو سمجھ لو کہ اس نے نماز کو ترک کرنے کا عزم کر رکھا ہے (۱)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وضوء مبارک:

فقہ اعظم حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۵۰ سال عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام فرماتے ہیں کہ جب بھی میں مسجد جاتا ہوں آپ کو مسجد میں دیکھتا ہوں تقریباً ۴۰ سال ہو گئے۔ (۲)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل مبارک:

آپ علیہ الرحمہ نے ۴۰ سال عشاء کے وضوء سے نماز فجر ادا فرمائی۔ (۳)

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول مبارک:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۴۰ سال عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ (۴)

(۱) حسن نماز ص ۱۲۲ مطبوعہ فیروز سنز لاہور (۲) نزہۃ القاری جلد ۱ ص ۶۱۷ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور (۳) کشف الغمہ عن جمیع الامتہ - ج ۱ ص ۵۵ مطبوعہ بیروت (۴) کشف الغمہ عن جمیع الامتہ ج ۱ ص ۵۵ مطبوعہ بیروت۔

## مسح کرنے کا اجر:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ وضوء میں پانی کے ساتھ مسح کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ ہر بال کے بدلے میں ایک گناہ معاف فرماتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر گناہ بالوں سے کم ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تب اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی جگہ ساری نیکیاں عطاء فرماتا ہے فرمایا اور جو بھی کوئی قطرہ تمہارے سروں اور تمہاری داڑھیوں سے ٹپکتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ہر ایک بال کے بدلے میں ایک گناہ معاف فرماتا ہے۔ (۱)

## وضوء میں وسوسہ ڈالنے والا شیطان:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وضوء کے لئے بھی ایک شیطان ہے اس کا نام ولہان ہے تم پانی کے بارے میں اس کے وسوسوں سے بچو۔ (۲)

## اگر ایک آدمی کا وضوء ٹوٹ جائے تو؟

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اگر کسی کے وضوء ٹوٹنے کی بوسو نگھتے تو سارے وضوء کرتے تھے۔ جس کا وضوء ٹوٹا اس کی پردہ پوشی کرتے تاکہ اس کو شرمندگی نہ ہو (۳)

## نماز میں قہقہہ لگائے تو؟

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

(۱) کشف الغمہ، ج ۱ ص ۶۰ مطبوعہ بیروت (۲) کشف الغمہ، ج ۱ ص ۶۲، مطبوعہ بیروت (۳) کشف الغمہ

ج ۱ ص ۶۲ مطبوعہ بیروت۔

علیہ وسلم نے حالت نماز میں قہقہہ لگانے پر وضوء کا حکم دیا۔ (۱)

صلیب کو ہاتھ لگ جائے تو؟

حضرت سیدنا امام ربانی کاشف رموز حقانی حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں ایک عیسائی کی صلیب کو حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ مبارک لگ گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً گئے اور وضوء فرمایا پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وضوء اس لئے کیا ہے کہ یہ پلیدی ہے (۲)

ہاتھ اگر یہودی کو لگ جائے تو؟

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی سرکار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب کسی یہودی کو ہاتھ مبارک لگ جاتا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضوء دوبارہ کیا کرتے تھے۔ (۳)  
ان دونوں حدیثوں سے حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہودیت اور عیسائیت سے نفرت معلوم ہوتی ہے کاش کہ آج کے مسلمان جو یہود و نصاریٰ کے غلام بننے پر فخر کرتے ہیں ان دو حدیثوں سے سبق پکڑتے اور تھوڑی غیرت پیدا کریں تا کہ ان کی گئی ہوئی عزت واپس آتی۔ دوسرا فائدہ اس حدیث سے یہ حاصل ہوا کہ بد مذہب کو ہاتھ نہیں لگانا چاہئے۔ خدا ان کو غیرت دینی عطاء فرمائے جو لوگ بد مذہبوں سے مصافحہ و معانقہ کر کے فخر محسوس کرتے ہیں۔

پاؤں کی انگلیوں کے خلال کو ترک کرنے پر وعید

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انگلیوں

(۱) کشف الضمہ، جلد ۱ ص ۶۳، مطبوعہ بیروت (۲) کشف الغمہ، جلد ۱ ص ۶۳، مطبوعہ بیروت

(۳) کشف الغمہ، ج ۱ ص ۶۳، مطبوعہ بیروت۔

کا خلال کرو پانی کے ساتھ وگرنہ جہنم کی آگ سے خلال کرایا جائے گا۔ (۱)

پاؤں کو دھونا ہے مسح نہیں

حضرت اشہب فرماتے ہیں کہ امام مالک علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا آیت مبارکہ کے بارے میں (وامسحوا براء و سکم وارجلکم الی الکعبین) میں ارجلکم ہے یا ارجلکم ہے؟ حضرت سیدنا امام مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا ہر حکم غسل ہے مسح کا نہیں پاؤں کو دھویا جائے مسح نہیں کیا جائے گا۔

آپ علیہ الرحمہ سے عرض کی گئی کہ کوئی پاؤں پر صرف مسح کرے تو مسح کفایت کر جائے گا؟ حضرت سیدنا امام مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا مسح کفایت نہیں کرے گا۔ (۲)

پاؤں کی ایڑیاں خشک چھوڑنے والوں کے لئے وعید:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ روایت فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وضوء میں ایڑیاں خشک چھوڑنے والوں کے لئے جہنم سے ویل ہے۔ (۳)

وضوء سے رزق میں برکت:

تاجدارِ مدینہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضوء پر ہمیشگی اختیار کرو تمہارا رزق وسیع کر دیا جائے گا۔ (۴)

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۱ (۲) تفسیر طبری ج ۲ ص ۲۵۵ مکتبہ عثمانیہ کانسہ روز کوئٹہ (۳) مسند ابی

عوانہ ج ۱ ص ۲۱۲ (۴) روح البیان ج ۲ ص ۳۲۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

## اصطلاحاتِ شرعیہ

### فرض کی تعریف:

جو دلیل قطعی سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل جس میں کوئی شبہ نہ ہو۔ (۱)

### واجب کی تعریف:

وہ جس کی ضرورت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ (۲)

### سنت کی تعریف

وہ ہے جس کو حضور ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز کے لئے کبھی

ترک بھی کیا ہو (۳)

### مستحب کی تعریف:

وہ کہ نظر شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام

نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ (۴)

### مباح کی تعریف:

وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔ (۵)

### سنتِ غیر مؤکدہ کی تعریف:

وہ عمل جس پر حضور اقدس ﷺ نے مداومت (ہمیشگی) نہیں فرمائی اور

(۱) فتاویٰ فقیہ ملت، ج ۱ ص ۲۰۳ (۲) فتاویٰ فقیہ ملت، ج ۱ ص ۲۰۴ (۳) فتاویٰ فقیہ ملت، ج ۱ ص ۲۰۴ (۴)

بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۵ (۵) بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۵۔

نہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی لیکن شریعت نے اس کے ترک کو ناپسند جانا ہو اور آپ ﷺ نے وہ عمل کبھی کیا ہو۔ (۱)

مکروہ تحریمی:

جس کی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو، یہ واجب کا مقابل ہے۔ (۲)

مکروہ تنزیہی:

وہ عمل جسے شریعت ناپسند رکھے مگر عمل پر عذاب کی وعید نہ ہو، یہ سنتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔ (۳)

إساءت:

وہ ممنوع شرعی جس کی ممانعت کی دلیل حرام اور مکروہ تحریمی جیسی تو نہیں مگر اس کا کرنا بُرا ہے، یہ سنتِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔ (۴)

خلاف اولیٰ:

وہ عمل جس کا نہ کرنا بہتر ہو۔ یہ مستحب کا مقابل ہے (۵)

فرض کفایہ:

وہ ہوتا ہے جو کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے سب کی جانب سے اداء ہو جاتا ہے اور کوئی بھی اداء نہ کرے تو سب گناہ گار ہوتے ہیں۔ جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔ (۶)

(۱) بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۵۔ فتاویٰ فقیہ ملت، ج ۱ ص ۲۰۴ (۲) رکن دین، ص ۲، بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۵ (۳) بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۶ (۴) بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۶ ہمارا اسلام، ص ۲۱۵ (۵) بہارِ شریعت، حصہ ۲ ص ۶ (۶) وقار الفتاویٰ، ج ۲ ص ۵۷۔

## حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وضوء:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر فرض نماز کے لئے نیا وضوء فرماتے تھے۔ (۱)

وضوء اور سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما:

علامہ کروری علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار دریائے فرات کے کنارے ایک بوڑھے دیہاتی کو دیکھا کہ اس نے بڑی جلدی جلدی وضوء کیا اور اسی طرح نماز پڑھی اور جلد بازی میں وضوء و نماز کے مسنون طریقے میں اس سے کوتاہی ہوگئی اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے سمجھانا چاہا انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ یہ بوڑھا آدمی ہے کہیں اپنی غلطی سن کر خفا نہ ہو جائے۔

چنانچہ دونوں حضرات اس بوڑھے کے قریب آئے اور کہا کہ ہم دونوں جوان ہیں اور آپ تجربہ کار آدمی ہیں اور آپ وضوء اور نماز کا طریقہ ہم سے بہتر جانتے ہوں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو وضوء کر کے اور نماز پڑھ کر دکھائیں اگر ہمارے طریقے میں کوئی غلطی ہو تو ہماری رہنمائی فرمائیں اس کے بعد دونوں نے سنت کے مطابق وضوء کر کے نماز پڑھی بوڑھے آدمی نے دیکھا تو اپنی کوتاہی سے توبہ کی اور آئندہ یہ طریقہ چھوڑ دیا۔ (۲)

(۱) کشف الغمہ، جلد اول ص ۵۳، مطبوعہ بیروت لبنان (۲) جوہر پارے ص ۱۹۲ بحوالہ مناقب الامام اعظم للعلا مہ کروری علیہ الرحمہ۔



## وضوء پر وضوء کا اجر:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضوء پر وضوء کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (۱)

وضوء کرنے میں کسی سے مدد نہ لینا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: کہ میں پسند نہیں کرتا کہ وضوء کرنے میں کسی سے مدد لوں۔ (۲)

وضوء کرنے کے بعد تولیہ استعمال کرنا:

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضوء کرنے کے بعد اعضاء خشک کرنے کے لئے میں کپڑا دیا کرتی تھی۔ (۳)

تولیہ استعمال نہ کرنا بھی افضل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص وضوء کرنے کے بعد اعضاء کو خشک کر لے تو حرج نہیں اور جو شخص نہ کرے تو افضل ہے اس لئے کہ وضوء والا پانی بھی دوسرے اعمال کے ساتھ تولا جائے گا (۴)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وضوء کا معمول:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ بلال رضی اللہ تعالیٰ

(۱) کشف الغمہ، جلد ۱، ص ۵۳، مطبوعہ بیروت لبنان (۲) کشف الغمہ، جلد ۱، ص ۵۶، مطبوعہ بیروت لبنان

(۳) کشف الغمہ، جلد ۱، ص ۶۰، مطبوعہ بیروت لبنان (۴) کشف الغمہ، جلد ۱، ص ۶۰، مطبوعہ بیروت لبنان۔

عنہ کو بلایا پھر فرمایا: کس چیز کی وجہ سے تم نے مجھ پر جنت کی طرف سبقت لی ہے۔ تیرے پاؤں کی آہٹ کو میں نے اپنے آگے سنا ہے۔ تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب بھی اذان پڑھتا ہوں اذان کے بعد دو رکعت ادا کرتا ہوں اور جب بھی بے وضوء ہوتا ہوں وضوء کرتا ہوں۔ (۱)

### سردی میں وضوء کرنے پر دوہرا اجر:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سخت سردی میں اچھی طرح وضوء کیا اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (۲)

### بے وضوء نماز ادا کرنے پر عذاب:

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو مرنے کے بعد قبر میں رکھا گیا اس کے پاس دو فرشتے آئے انہوں نے کہا کہ ہم تجھے ماریں گے پھر انہوں نے مارا اس کی قبر آگ سے بھر گئی جب افاقہ ہوا تو اس نے پوچھا کہ کیوں مارا ہے تم نے؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ تو نے ایک دن نماز بغیر وضوء ادا کی تھی۔ (۳)

### نابالغ بچہ کا وضوء:

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمان نقل فرماتے ہیں کہ نابالغ ہر وقت با وضوء ہے کسی حدت سے اس کا وضوء نہیں جاتا۔ (۴)

(۱) کشف الغمہ، جلد ۱، ص ۵۳، مطبوعہ بیروت لبنان (۲) کشف الغمہ، جلد ۱، ص ۵۳، مطبوعہ بیروت لبنان

(۳) کشف الغمہ، جلد ۱، ص ۵۲، مطبوعہ بیروت لبنان (۴) فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۷۰، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن

لاہور پاکستان۔

## وضوء کا طریقہ:

کعبۃ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اونچی جگہ بیٹھنا مستحب ہے۔ وضوء کے لئے نیت کرنا سنت ہے، نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہذا زبان سے اس طرح نیت کیجئے کہ میں حکم الہی عزوجل بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کے لئے وضوء کر رہا ہوں۔ بسم اللہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنت ہے۔ بلکہ بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیجئے کہ جب تک با وضوء رہیں گے فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے اب دونوں ہاتھ تین تین بار پہنچوں تک دھویئے، دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کیجئے اور ہر بار دھو لیجئے۔ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں۔ مسواک کرتے وقت نماز میں قرآن مجید کی قرأت اور ذکر اللہ عزوجل کے لئے منہ پاک کرنے کی نیت کرنی چاہئے۔ (۱)

اب سیدھے ہاتھ کے تین چلو پانی سے اس طرح تین کلیاں کیجئے کہ ہر بار منہ کے ہر پرزے پر پانی بہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غرغره بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چلو (اب ہر بار آدھا چلو پانی کافی ہے) سے تین بار ناک میں نرم گوشت تک پانی چڑھائیے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیے، اب اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی انگلی ناک کے سوراخوں میں ڈالئے، تین بار سارا چہرہ اس طرح دھویئے کہ جہان سے عادتاً سر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی نو سے دوسرے کان کی نو تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اگر

(۱) احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۸۲ دارالصادر بیروت۔

داڑھی ہے اور احرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو اس طرح خلال کیجئے کہ انگلیوں کو گلے کی طرف سے داخل کر کے سامنے کی طرف نکالنے پھر پہلے سیدھا ہاتھ انگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت تین بار دھویئے۔ اسی طرح پھر اُلٹا ہاتھ دھولیں۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مستحب ہے۔ اکثر لوگ چلو میں پانی لے کر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کہنی اور کلائی کی کروٹ پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ اب چلو بھر کر کہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ یہ پانی کا اسراف ہے اب سر کا مسح اس طرح کیجئے کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے والا ظہر انہ یضع کفیه واصابعه علی مقدم رأسه ویمدھما الی قفاه علی وجہ یتوعب جمیع الرأس ثم یمسح اذنیہ باصبعیہ۔

اور اظہر یہ ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں اور انگلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھیں اور گدی کی طرف کھینچ کر لے جائیں ایسے طریقہ پر کہ ہتھیلیاں اور انگلیاں سارے سر کو گھیر لیں پھر انگلیوں کے ساتھ کانوں کا مسح کریں (۱) اور انگلیوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصے کا مسح کیجئے۔ بعض لوگ گلے کا اور دھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مسح کرتے ہیں یہ سنت نہیں ہے۔ سر کا مسح کرنے سے قبل ٹونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنا لیجئے بلا وجہ نل کھلا چھوڑنے یا ادھورا بند کرنا کہ پانی ٹپکتا رہے گناہ ہے۔ اب پہلے سیدھا پھر اُلٹا پاؤں ہر بار انگلیوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ

(۱) فتاویٰ عالمگیری المعروف فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۷، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان۔

مستحب ہے کہ آدھی پنڈلی تک تین تین بار دھو لیجئے۔ دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے۔ اس کا طریقہ مستحب یہ ہے کہ اٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے سیدھے پاؤں کو چھنگلیا سے اُٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کر لیجئے۔ (عامہ کتب)

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ہر عضو دھوتے وقت یہ امید کرتا رہے کہ میرے اس عضو کے گناہ نکل رہے ہیں۔ (۱)

جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں:

حدیث پاک میں ہے ”جس نے اچھی طرح وضوء کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کلمہ شہادت پڑھا اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخل ہو۔ (۲)

وضوء کے بعد سورہ قدر پڑھنے کے فضائل:

حدیث مبارکہ میں ہے جو وضوء کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر پڑھے تو وہ صدیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شہداء میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ عزوجل میدان حشر میں اسے اپنے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ رکھے گا۔ (۳)

نظر کبھی کمزور نہ ہو:

جو وضوء کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورہ انا انزلناہ پڑھ لیا کرے ان شاء اللہ عزوجل اس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔ (۳)

(۱) احیاء العلوم مترجم ج ۱ ص ۳۳۶ (۲) صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۲۲ (۳) کنز العمال ج ۹ ص ۱۳۲ حدیث ۲۶۰۸۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت (۴) مسائل القرآن ص ۲۹۱۔

## نماز نہ پڑھنا کتنا بڑا گناہ ہے؟

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ جل شانہ سے یوں ملاقات کرے کہ وہ نماز کو ضائع کرنے والا ہو تو اللہ جل شانہ اس کی کسی نیکی کی پرواہ نہیں کرے گا۔

روایت ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول علیہ السلام! مجھ سے بہت بڑا گناہ سرزد ہوا اور میں نے بارگاہ خداوندی میں اس گناہ سے توبہ کر لی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ میرے گناہ بخش دے اور میری توبہ قبول فرمائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تیرا گناہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھ سے زنا سرزد ہوا جس سے میرے ہاں بچہ پیدا ہوا پس میں نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: فاسقہ فاجرہ عورت! یہاں سے چلی جا، کہیں تیری نخوست کی وجہ سے آسمان سے آگ نازل ہو کر ہمیں بھی جلانہ دے چنانچہ وہ شکستہ دل ہو کر وہاں سے چلی گئی۔

اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے اور فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے موسیٰ! توبہ کرنے والی عورت کو آپ نے کیوں واپس کر دیا؟ کیا آپ نے اس سے زیادہ برائی والا نہیں دیکھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: جبرائیل! اس سے زیادہ شر والا کون ہے؟ فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے۔

## نماز لیٹ کر کے پڑھنا کتنا گناہ ہے؟

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ طریقہ منافق کی نماز کا ہے کہ وہ سورج

(کے غروب ہونے) کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ جب وہ شیطان تک دو سینگوں کے درمیان ہوتا ہے تو یہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور چار مرتبہ چونچیں مارتا ہے اور وہ اللہ کا ذکر کم کرتا ہے۔ (۱)

ایک بزرگ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کی ایک بہن انتقال کر گئی تو وہ اس کے پاس آئے۔ دن کے وقت ان کی ماں سے بھری ہوئی تھیلی اس خاتون کی قبر میں گر گئی اور کسی کو معلوم نہ ہو سکا حتیٰ کہ وہ قبر سے واپس آ گئے پھر لوگوں کے واپس جانے کے بعد وہ گئے اور قبر کو کھودا تو کیا دیکھتے ہیں کہ قبر میں اس خاتون پر آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ چنانچہ قبر پر مٹی ڈالی اور روتے ہوئے غمگین حالت میں اپنی ماں کے پاس آئے اور پوچھا اے ماں! مجھے میری بہن کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیا عمل کرتی تھی؟ ماں نے کہا تم اس کے بارے میں کیوں پوچھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا امی جان! میں نے اس کی قبر میں آگ شعلہ زن دیکھی ہے۔ فرماتے ہیں ان کی ماں بھی رونے لگی اور اس نے کہا اے میرے بیٹے! تمہاری بہن نماز میں سستی کرتی تھی اور وقت سے موخر کرتی تھی۔

جو لوگ وقت پر نماز نہیں پڑھتے، ان کا یہ حال ہے تو جو بالکل نہیں پڑھتے، ان کا کیا حال ہوگا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں وقت پر نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بے شک وہ جو ادو کریم ذات ہے۔

باجماعت نماز نہ پڑھنا کتنا بڑا گناہ ہے؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا جو دن کے

(۱) مسلم ج ۱ ص ۲۲۵۔

وقت روزہ رکھتا ہے اور رات کو نوافل پڑھتا ہے لیکن نہ تو باجماعت نماز پڑھتا ہے اور نہ ہی جمعہ کی نماز تو آپ نے فرمایا اگر اسی حالت میں مرجائے تو جہنم میں جائے گا۔ (۱)

حضرت عبید اللہ بن عمر قواریری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے کبھی بھی عشاء کی نماز جماعت سے نہیں چھوٹی، ایک رات میرے گھر میں مہمان آگئے، میں ان کی وجہ سے مصروف ہو گیا تو عشاء کی نماز باجماعت نہ پڑھ سکا۔ پھر بصرہ کی کسی دوسری مسجد میں طلب جماعت کے لئے نکلا تو میں نے دیکھا کہ سب لوگ نماز پڑھ چکے ہیں اور مسجدوں کو تالے لگا دیئے گئے ہیں۔ میں گھر واپس آیا اور (دل میں) کہا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ باجماعت (کا ثواب) تنہا نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہے تو میں نے عشاء کی نماز ستائیس مرتبہ پڑھی، پھر سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ ہوں اور خود بھی گھوڑے پر ہوں ہم ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ میں گھوڑے کو ایڑ لگاتا ہوں (تیز دوڑاتا ہوں) لیکن ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ ان میں سے ایک میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اپنے گھوڑے کو مت تھکاؤ، تم ہم سے نہیں مل سکتے میں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا اس لئے کہ ہم نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی ہے اور تم نے تنہا پڑھی ہے۔ میں بیدار ہوا تو اس وجہ سے پریشان اور غمگین تھا۔ پس ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہماری مدد فرمائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ وہ جو دو سخا والا کریم ہے۔

(۱) الکبائر ص ۵۱۔



## زکوٰۃ نہ ادا کرنا کتنا بڑا گناہ ہے؟

حضور علیہ السلام نے فرمایا جو قوم عہد شکنی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کرتا ہے۔ جو قوم اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہ کرے ان میں غربت پھیل جاتی ہے۔ جس قوم میں بے حیائی پھیل جائے ان میں موت عام ہو جاتی ہے جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے وہ قحط سالی کا شکار ہو جاتی ہے اور جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان سے بارش روک دی جاتی ہے۔ (۱)

حضرت محمد بن یوسف فریابی رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں اور میرے دوستوں کی ایک جماعت حضرت ابن سنان رحمہ اللہ کی زیارت کے لئے نکلے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے اور وہاں بیٹھ گئے۔ انہوں نے فرمایا چلو ہم اپنے ایک پڑوسی سے ملاقات کریں ان کا بھائی فوت ہو گیا اور ہم ان سے تعزیت کریں چنانچہ ہم ان کے ساتھ اس شخص کے پاس پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ وہ بہت رورہا ہے اور اپنے بھائی (کی وفات) پر روتا پیٹتا ہے۔ ہم اسے تسلی دینے تعزیت کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ ہم نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ موت سے فرار ممکن نہیں۔ اس نے کہا جی ہاں لیکن میں اس بات پر رورہا ہوں کہ میرا بھائی صبح و شام عذاب میں مبتلا ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے غیب پر مطلع کیا ہے؟ اس نے کہا یہ بات نہیں لیکن جب میں نے اسے دفن کر کے اس (کی قبر) پر مٹی برابر کر دی اور لوگ واپس چلے گئے تو میں قبر کے پاس بیٹھ گیا کہ قبر سے آواز آئی۔ وہ کہہ رہا تھا افسوس! انہوں نے مجھے تنہا بٹھا دیا میں عذاب میں مبتلا ہوں حالانکہ میں نماز پڑھتا تھا اور روزہ بھی رکھتا تھا۔

(۱) الکبائر ص ۵۹۔

فرماتے ہیں، اس کی گفتگو سے میں بھی رو پڑا۔ میں نے مٹی کھودی کہ اس کا حال دیکھو کہ اچانک میں نے دیکھا کہ قبر میں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں اور اس کی گردن میں آگ کا طوق ہے۔ پس مجھے بھائی پر شفقت نے مجبور کر دیا میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تاکہ اس کی گردن سے طوق نکالوں چنانچہ اس سے میرا ہاتھ اور انگلیاں جل گئیں پھر اس نے اپنا ہاتھ ہمیں دکھایا تو وہ جل کر سیاہ کونکہ ہو گیا تھا۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے قبر پر دوبارہ مٹی ڈال دی اور واپس لوٹ آیا تو میں کس طرح اس کی حالت پر نہ روؤں اور غم نہ کھاؤں۔

ہم نے کہا تمہارا بھائی دنیا میں کیا اعمال کرتا تھا؟ اس نے کہا وہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔ فرماتے ہیں: ہم نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی تصدیق ہے: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۗ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (۱) اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ فضل میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ یہ ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لئے بُرا ہے۔ عنقریب قیامت کے دن ان کو اس مال کا طوق ڈالا جائے گا جس میں وہ بخل کرتے تھے“

اور تیرے بھائی کو قبر میں جلدی عذاب دیا گیا ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔ فرماتے ہیں پھر ہم اس کے پاس سے نکل کھڑے ہوئے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس شخص کا واقعہ سنایا اور ان سے عرض کیا کہ یہودی اور عیسائی مرتے ہیں لیکن ہم ان میں یہ بات نہیں دیکھتے۔ انہوں نے فرمایا ان (یہودو

(۱) سورہ آل عمران ۱۸۰۔

نصاری) کے جہنم میں جانے کے بارے میں کوئی شک نہیں۔ یہ بات اللہ تعالیٰ تمہیں اہل ایمان کے بارے میں بتاتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ جَ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ط وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ﴾ (۱) ”پس جس نے دیکھا تو اپنے بھلے کو اور جو اندھا ہوا اپنے برے کو اور میں تم پر نگہبان نہیں۔“

ہم اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں، بے شک وہ جو دو کرم کا مالک ہے۔

### قطع رحمی کتنا بڑا گناہ ہے؟

آقا علیہ السلام نے فرمایا بدلے کے طور پر نیکی کرنے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا ہے جس سے تعلق توڑا جائے تو بھی وہ تعلق جوڑے۔ (۲)

ایک مالدار شخص بیت اللہ شریف کی طرف حج کے لئے گیا۔ جب مکہ مکرمہ پہنچا تو اس نے اپنے مال میں سے ایک ہزار دینار کسی شخص کے پاس بطور امانت رکھے اور وہ شخص امانت داری اور نیکی میں مشہور تھا۔ یہ امانت عرفات سے واپسی تک کے لئے رکھی گئی تھی۔ جب وقوف عرفات سے فراغت کے بعد مکہ مکرمہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ شخص فوت ہو چکا ہے۔ اس کے گھر والوں سے مال کے متعلق پوچھا تو پتا چلا کہ ان کو اس بات کا علم نہیں ہے۔ اب وہ مکہ مکرمہ کے علماء کے پاس آیا اور اپنا معاملہ بتایا۔ انہوں نے فرمایا آدھی رات کے وقت زمزم کے پاس آؤ اور اس کے اندر دیکھو اور اس شخص کا نام لے کر آواز دو اگر وہ اہل

(۱) سورة الانعام: ۱۰۴ (۲) بخاری ج ۲ ص ۸۸۶۔

جنت میں سے ہوا تو پہلی بار ہی جواب دے گا، چنانچہ وہ شخص گیا اور چاہ زمزم میں آواز دی لیکن کسی نے جواب نہ دیا۔ اس نے واپس آ کر علماء کو بتایا۔ انہوں نے ”انا لله وانا اليه راجعون“ پڑھا اور کہا کہ ہمیں ڈر ہے کہ وہ شخص جہنمی ہو، یمن میں جاؤ وہاں برہوت نام کا ایک کنواں ہے۔ کہا جاتا ہے وہ جہنم کے منہ پر ہے۔ رات کے وقت اس میں دیکھو اور نام لے کر پکارو اگر وہ جہنمی ہوا تو تجھے جواب دے گا۔ وہ یمن کی طرف چلا گیا اور کنوئیں کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے اس کا پتا بتایا۔ وہ رات کے وقت وہاں گیا اور کنوئیں میں دیکھتے ہوئے اس شخص کا نام لے کر آواز دی۔ اس نے جواب دیا تو پوچھا میرا سونا کہاں ہے؟ اس نے کہا میں نے اس کو گھر میں فلاں جگہ دفن کیا ہے اور میں نے اپنی اولاد کے پاس بھی امانت نہیں رکھا۔ ان کے پاس جاؤ اور اس جگہ کو کھودو تمہیں مل جائے گا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ سزا کیوں ہوئی، ہم تو تیرے بارے میں اچھا گمان رکھتے تھے۔ اس نے کہا میری ایک بہن تھی جو محتاج تھی۔ میں نے اسے چھوڑ دیا میں اس پر شفقت نہیں کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے مجھے یہ سزا دی اور اس مقام تک اتارا۔

اس بات کی تصدیق صحیح حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (لا يدخل الجنة قاطع) (۱) رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

جیسے بہن، خالہ، پھوپھی اور بھتیجی وغیرہ رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی اطاعت کی توفیق کا سوال کرتے ہیں، بے شک وہ جو دو کرم کا مالک ہے۔

(۱) صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۸۵۔

## قبروں میں عذاب کی وجوہات:

عبدالملک بن مروان نے بیان کیا کہ ایک نوجوان غمگین اور روتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین! مجھ سے بہت بڑا گناہ سرزد ہوا ہے۔ کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ عبدالملک نے پوچھا تو نے کیا گناہ کیا ہے؟ اس نے کہا میرا گناہ بہت بڑا ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرو وہ اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا اور ان کے گناہ معاف کرتا ہے۔ اس شخص نے کہا اے امیر المؤمنین! میں قبریں اکھاڑا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے ایک قبر کو کھودا تو قبر والے کا چہرہ قبلہ سے پھرا ہوا تھا۔ میں اس سے ڈر گیا اور نکلنے کا ارادہ کیا تو قبر میں کوئی کہہ رہا ہے کیا تو نہیں پوچھتا کہ اس کا چہرہ قبلہ سے کیوں پھیرا گیا ہے؟ میں نے کہا کیوں پھیرا گیا ہے؟ اس نے کہا یہ نماز کے معامے کو ہلکا جانتا تھا۔ یہ اس کی برابر سزا ہے۔

پھر میں نے ایک اور قبر کو کھودا تو دیکھا کہ وہ شخص خنزیر کی شکل میں بدل گیا اور اس کی گردن میں زنجیریں ڈالی گئی ہیں۔ میں ڈر کر باہر نکلنے لگا تو کسی کہنے والے نے کہا کیا تم اس کے عمل کے بارے میں نہیں پوچھتے کہ اسے کس عمل کی سزا میں یہ عذاب ہو رہا ہے؟ میں نے پوچھا عذاب کیوں ہو رہا ہے؟ فرمایا یہ دنیا میں شراب پیتا تھا اور توبہ کے بغیر مر گیا۔

اور اے امیر المؤمنین میں نے تیسری قبر کھودی تو میں نے دیکھا کہ اس قبر والے کو آگ کی رسیوں سے زمین کے ساتھ باندھا ہوا ہے اور اس کی زبان گردن کی پچھلی طرف سے نکالی گئی ہے۔ میں ڈر کر واپس ہو گیا اور نکلنے لگا تو آواز آئی کیا اس کا حال نہیں پوچھو گے کہ اس کو کس وجہ سے اس سزا میں مبتلا کیا

گیا؟ میں نے پوچھا اس کا کیا گناہ ہے؟ جواب آیا کہ یہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور لوگوں کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچاتا تھا (چغتل خور تھا) تو یہ اس عمل کی سزا ہے۔

اور اے امیر المؤمنین میں نے چوتھے آدمی کی قبر کو کھولا تو دیکھا کہ وہ آگ کے شعلوں کی زد میں ہے۔ میں نے ڈر کر نکلنے کا ارادہ کیا تو کہا گیا کیا تم اس کی حالت کے بارے میں نہیں پوچھتے؟ میں نے کہا اس کا کیا حال ہے؟ کہا یہ نماز کا تارک تھا۔

اور اے امیر المؤمنین جب میں نے پانچویں قبر کو کھودا تو میں نے دیکھا کہ اس شخص کی قبر کو حد نگاہ تک کشادہ کیا گیا اور اس میں نور چمک رہا ہے اور میت اپنی چار پائی پر سو رہا ہے اس کا نور چمکتا ہے اور اس نے عمدہ کپڑے پہن رکھے ہیں۔ میں ہیبت زدہ ہو گیا اور نکلنے لگا تو کہا گیا اس کی حالت کے بارے میں نہیں پوچھتے کہ اسے یہ مقام کیسے ملا؟ میں نے کہا اس احترام کا سبب کیا ہے، مجھے بتایا گیا کہ یہ انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی کرتے ہوئے جوان ہو اس لئے ان نعمتوں سے نوازا گیا۔ عبد الملک نے کہا یہ نافرمانوں کے لئے عبرت ہے اور اطاعت کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ (۱)۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا چغتل خور جنت میں نہیں جاسکتا۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام کو دیکھا جسے بیچا جا رہا تھا۔ اور وہ اس کے بارے میں اعلان کر رہا تھا کہ اس میں چغتل خوری کے علاوہ کوئی عیب نہیں، پس اس نے اس کے عیب کو معمولی سمجھ کر خرید لیا۔ وہ اس کے ہاں چند دن

کتاب الکبائر ص ۱۰۱۔

ٹھہرا پھر اپنے مالک کی بیوی سے کہنے لگا کہ میرا مالک تمہارے اوپر ایک اور شادی کرنا یا لونڈی لانا چاہتا ہے اور یہ بھی کہا کہ وہ تجھ سے محبت نہیں کرتا۔ اگر تم چاہتی ہو کہ وہ تم پر مہربان ہو اور اپنے ارادے کو چھوڑ دے تو جب وہ سو جائے تو استرا لے کر اس کی داڑھی کے نیچے سے کچھ بال مونڈ دینا اور کچھ بال اپنے پاس رکھ لینا۔ اس نے اپنے دل میں کہا ٹھیک ہے۔ عورت کا دل اسی طرف مشغول ہو گیا اور اس نے ارادہ کر لیا کہ جب اس کا خاوند سو جائے گا تو وہ یہ کام کرے گی۔

پھر وہ شخص اس کے خاوند کے پاس گیا اور کہا اے میرے سردار! میری مالکہ یعنی تمہاری بیوی کا تیرے علاوہ ایک دوست اور محبت ہے اور وہ اس میں دلچسپی لیتی ہے۔ وہ تجھ سے چھٹکارا چاہتی ہے نیز اس نے آج رات تجھے ذبح کرنے کا ارادہ کیا ہے اگر تجھے یقین نہ آئے تو رات کو جھوٹ موٹ سو جانا اور دیکھنا کہ وہ کس طرح تمہاری طرف آتی ہے اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز ہوگی جس کے ساتھ وہ تمہیں ذبح کرنا چاہتی ہے۔ اس کے آقائے اس کی تصدیق کی۔ پس جب رات کا وقت آیا تو عورت استرا لے کر آئی کہ اس کی داڑھی کے نیچے سے کچھ بال مونڈ دے جب کہ وہ شخص جھوٹ موٹ سویا ہوا تھا۔ اس نے دل میں کہا کہ غلام نے سچ کہا ہے جب عورت نے استرا رکھا اس کے حلق کی طرف جھکی تو وہ کھڑا ہو گیا اور استرا لے کر اس کے ساتھ اس عورت کو ذبح کر دیا۔ عورت کے گھر والوں نے آ کر دیکھا تو وہ قتل ہو چکی تھی۔ انہوں نے اس مرد کو بھی قتل کر دیا تو اس بد بخت غلام کی نحوست کے باعث وہ دونوں فریقوں کے درمیان لڑائی جاری ہو گئی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے چغل خور کا نام فاسق رکھا

ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ مِّنْ بَنِي فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا  
 قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾ (۱) ”اگر تمہارے پاس  
 کوئی فاسق خبر لائے تو اس بات کی چھان بین کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ جہالت کے  
 باعث کسی قوم تک پہنچ جاؤ پھر اپنے کیے پر نادم ہو“



## کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا شرعی حکم

ہمارے دور میں مسجد کے ہال کی دونوں جانبوں میں کرسیاں رکھی جاتی ہیں اور بوڑھے لوگ جن میں سے بعض اچھے خاصے صحت مند بھی ہوتے ہیں، وہ کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، بعض کرسیوں کے ساتھ میز بھی پیوست ہوتی ہے اور یہ لوگ اس پر بیٹھ کر اشاروں سے نماز پڑھتے ہیں، یہ لوگ بہر حال اتنے صحت مند اور توانا ہوتے ہیں کہ اپنے گھروں سے خود چل کر آتے ہیں اور جماعت کے بعد یہ لوگ کھڑے ہو کر دوسرے لوگوں سے باتیں بھی کرتے رہتے ہیں اور اگر یہ کبھی اتنی دیر سے آئیں کہ جماعت کھڑی ہو چکی ہو تو کچھلی صفوں میں کھڑے ہو کر صحت مند لوگوں کی طرح نماز بھی پڑھتے ہیں۔

صدر الشریعہ نے فقہاء کے حوالہ جات کے ساتھ کمزور یا بیمار آدمی کے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے جواز کی جو حد اور صورت لکھی ہے، اس کے موافق ان لوگوں کا زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہے چہ جائے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا۔

نماز ایسی عبادت ہے، جس میں بدنی مشقت ہوتی ہے اور اس میں اللہ کے سامنے عجز و تذلل ہوتا ہے، جب کہ کرسی پر انسان کڑو فر اور شان و شوکت سے بیٹھتا ہے، کرسی اقتدار کی علامت ہے اور نماز میں اللہ کے سامنے تذلل، افتقار اور احتیاج کا اظہار ہوتا ہے اور یہ اس وقت بہت ہی معیوب لگتا ہے جب یہ لوگ کرسی صف کے درمیان رکھ لیتے ہیں اور اس کرسی کی وجہ سے صف متصل نہیں رہتی اور صف کو متصل نہ رکھنے پر نبی ﷺ نے شدید وعید سنائی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا نماز کی حقیقت اور اس کی روح کے خلاف

ہے۔ اگر کوئی آدمی ایسا معزور ہے کہ وہ زمین پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا یا ڈاکٹر اسے گھٹنے موڑنے سے منع کر دے تو وہ ٹانگیں پھیلا کر زمین پر بیٹھ جائے، اور اگر اس کے کوہے کی ہڈی نرم ہے تو وہ اپنے کو لوہوں کے نیچے فوم کی گدی بچھا کر زمین پر بیٹھ جائے، معروف طریقہ سے تشہد میں نہیں بیٹھ سکتا تو چار زانوز میں پر بیٹھ جائے، بہر حال زمین پر بیٹھے۔

صحابہ کرام اور فقہاء تابعین کے زمانہ میں بھی بوڑھے اور کمزور آدمی ہوتے تھے لیکن کسی سے بھی یہ منقول نہیں ہے کہ انہوں نے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھی ہو، حالانکہ اس زمانے میں بھی کرسیاں موجود تھیں۔ کرسی پر انسان آرام اور آسانی کے لیے بیٹھتا ہے اور نماز بدنی مشقت کا نام ہے یا انسان کرسی پر اقتدار اور تکبر کے اظہار کے لیے بیٹھتا ہے اور نماز اللہ کے سامنے عجز اور افتقار کا نام ہے اور یا انسان کرسی پر اپنے مرتبہ اور امتیاز کو دکھانے کے لیے بیٹھتا ہے اور اللہ کے سامنے انکسار کا نام ہے۔ انسان نے آج کے دور میں سہولت اور تعیش کی بہت راہیں اور صورتیں نکال لی ہیں، خدا را نماز اور عبادت کو تو اپنی سہولت اور تعیش کا ذریعہ نہ بنائیں!!!

(نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری، ابواب صفة الصلوٰۃ، باب: ۸۲، ج: ۲، ص: ۶۳۳)

## بد مذہبی کی بو

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی۔ ”کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے؟“ امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خادم سے ارشاد فرمایا: اسے ہمراہ لے آؤ۔ وہ آیا (تو) اسے کھانا منگا کر دیا۔ مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے بد مذہبی کی بو آتی تھی، فوراً کھانا سامنے سے اٹھوا لیا اور اسے نکال دیا۔ (ملخصاً کنز العمال، کتاب العلم، قسم الافعال، الحدیث، ۲۹۳۸۴ ج ۱۰ ص ۱۱۷)

## آیت الکرسی کی فضیلت:

(۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ شکر گزار بندے کا دل، صدیقین کا عمل اور انبیاء کرام علیہم السلام کا ثواب عطاء فرماتا ہے اور اس کے اوپر اپنا دست رحمت پھیلاتا ہے اور وہ انتقال کرتے ہی جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(الدر المنثور، ج ۲، ص ۶ دار المعرفہ بیروت)

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے شکایت کی کہ اس کے گھر کی چیزوں میں کوئی برکت نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم آیت الکرسی نہیں پڑھتے؟ جس کھانے اور سالن پر تم آیت الکرسی پڑھو گے اللہ تعالیٰ اس کھانے اور سالن میں برکت عطاء فرمادے گا۔

(الدر المنثور، ج ۲، ص ۶ بیروت، الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۲۹۹ دار الکتب بیروت)

## سورۃ یس کی فضیلت:

(۱) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یس قرآن کا قلب ہے، جو شخص بھی اللہ کی رضا اور آخرت کیلئے اسکو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہوں کی مغفرت فرمادے گا، تم یس کو اپنے مردوں پر پڑھا کرو۔

(ابوداؤد: رقم الحدیث: ۳۱۲۱، ابن ماجہ: رقم الحدیث: ۱۴۴۸)

(۲) حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس دن کے ابتدائی حصہ میں

یس کو پڑھا اسکی حاجات پوری کر دی جائیں گی۔ (سنن دارمی: رقم الحدیث: ۳۴۱۹)

### سورۃ واقعہ کی فضیلت:

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر رات سورۃ واقعہ پڑھی وہ کبھی فاقے

سے نہیں رہے گا۔ (شعب الایمان: رقم الحدیث: ۲۴۹۸)

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی عورتوں کو سورۃ واقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ خوشحال

کرنے والی سورت ہے۔ (مسند الفردوس: رقم الحدیث: ۴۰۰۵، دارالکتب العلمیہ بیروت)

### سورۃ ملک کی فضیلت:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے

ایک تعجب خیز چیز دیکھی، میں نے دیکھا کہ ایک شخص بہت گناہ کرتا تھا وہ فوت ہو

گیا، جب قبر میں عذاب اسکے پیروں کی طرف سے آتا یا اسکے سر کی طرف سے آتا

تو پرندوں کی ایک قطار کی شکل میں ایک سورت اسکے عذاب کو دور کرنے کیلئے

جھگڑا کرتی اور کہتی: یہ شخص میری تلاوت کرتا تھا اور مجھ سے میرے رب نے وعدہ

کیا کہ جو شخص ہمیشہ میری تلاوت کرے گا میں اسکو عذاب نہیں دوں گا، تو اس شخص

سے عذاب دور ہو گیا اور مہاجرین و انصار علیہم الرضوان اس سورت کو سیکھتے تھے اور

کہتے تھے وہ شخص نقصان زدہ ہے جس نے اس سورت کو نہیں سیکھا، وہ سورت ملک

ہے۔ (الدر المنثور: ج ۸، ص ۲۱۸، بیروت)

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: کہ

ایک شخص نے لاعلمی میں قبر پر خیمہ لگا دیا، اس میں ایک انسان سورۃ ملک پڑھ رہا

تھا حتیٰ کہ اس نے اسکو ختم کر لیا، پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کو اسکی خبر دی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سورت ”المانعة“ اور ”المنجية“ ہے، یہ عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔

(ترمذی شریف: رقم الحدیث: ۲۸۹۰، شعب الایمان: رقم الحدیث: ۲۵۱۰)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک میں ایک ایسی سورت ہے۔ جسکی تیس (۳۰) آیات ہیں جو بندے کے لئے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسکی مغفرت ہو جائے گی۔ وہ سورۃ ”تبارک الذی بیدہ الملک“ ہے۔

(جامع ترمذی: حدیث: ۸۰۰، ابواب فضائل القرآن)

### سورۃ کہف کی فضیلت:

(۱) حضرت سیدنا معاذ بن انس جُہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سورۃ کہف کی اوّل اور آخر سے تلاوت کرے گا اس کے سر تا پا نور ہی نور ہوگا، اور جو اس کی مکمل تلاوت کرے گا، اس کے لیے آسمان اور زمین کے درمیان نور ہوگا۔

(المسند للإمام احمد بن حنبل حدیث معاذ بن انس الحدیث: ۱۵۶۲۶، ج ۵، ص ۳۱۱)

(۲) حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم ﷺ نے فرمایا: ”جو جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے اس کیلئے دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن کر دیا جاتا ہے“۔ ایک روایت میں ہے: ”جو شب جمعہ کو پڑھے اس کے اور بیٹ العقیق (یعنی کعبۃ اللہ شریف) کے درمیان ایک نور روشن کر دیا جاتا ہے“۔ (شعب الایمان: حدیث: ۲۳۴۴، ج ۲، ص ۴۷۴)

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا پیغام امت محمدیہ ﷺ کے نام

وہ اعمال جن سے حق سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل ہوتا ہے  
فرائض ہیں یا نوافل، فرضوں کے مقابلہ میں نفلوں کا کچھ اعتبار نہیں ہے، فرضوں  
میں سے کسی ایک فرض کا اس کے اپنے وقت میں ادا کرنا ہزار سال کے نوافل ادا  
کرنے سے بہتر ہے اگرچہ وہ نوافل خلوص نیت کے ساتھ ادا کئے جائیں، خواہ وہ  
نماز، زکوٰۃ، روزہ اور ذکر و فکر وغیرہ میں سے کوئی بھی نفل ہو بلکہ ہم کہتے ہیں کہ  
فرائض کے ادا کرنے کے وقت سنتوں میں سے کسی سنت کی اور مستحبات میں  
سے کسی مستحب کی رعایت کرنے کا بھی یہی حکم ہے (کہ نوافل ادا کرنے سے  
بہتر ہے)

منقول ہے کہ ”ایک روز امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
نے فجر کی نماز جماعت سے فارغ ہونے کے بعد مقتدیوں کی طرف دیکھا تو  
اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص (سلیمان رضی اللہ عنہ ابن ابی حثمہ) کو اس  
وقت موجود نہ پایا (دریافت) فرمایا کہ فلاں شخص جماعت میں حاضر نہیں ہوا؟  
حاضرین نے عرض کیا کہ وہ رات کا اکثر حصہ جاگتا رہتا ہے گمان ہے کہ اس  
وقت سو گیا ہوگا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ تمام رات سوتا رہتا اور فجر  
کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتا تو زیادہ اچھا ہوتا۔

پس کسی مستحب کی رعایت کرنا اور کسی مکروہ سے بچنا خواہ وہ مکروہ تحریمی  
نہ ہو بلکہ مکروہ تنزیہی ہی ہو، ذکر و فکر اور توجہ و مراقبہ سے بہتر ہے۔ ہاں اگر ان

امور (ذکر و فکر اور مراقبہ وغیرہ) کو مستحبات کی رعایت اور مکروہات سے بچنے کے ساتھ جمع کرے توفَّقْدُ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (بہت ہی بڑی کامیابی ہے) وَبِدُونِهِ خَرْطُ الْقِتَادِ (ورنہ بے فائدہ رنج اٹھانا ہے) مثلاً زکوٰۃ کے حساب میں ایک دانگ (چھرتی وزن کا سکہ مراد ہے یعنی معمولی رقم) صدقہ کرنا جس طرح سے نفلی طور پر سونے کے بڑے بڑے پہاڑ صدقہ کرنے سے کئی درجہ بہتر ہے۔ اسی طرح اس دانگ کے صدقہ کرنے میں کسی مستحب کی رعایت کرنا مثلاً اس کا کسی قریبی محتاج کو دینا بھی اس (نفلی صدقہ) سے کئی درجہ بہتر ہے۔ لہذا عشاء کی نماز کو رات کے دوسرے نصف حصہ میں (آدھی رات کے بعد) ادا کرنا اور اس تاخیر کو قیام لیل (نماز تہجد کی تاکید) کا ذریعہ بنانا بہت ہی برا ہے کیونکہ فقہائے احناف رضی اللہ عنہم کے نزدیک عشاء کی نماز کو اس وقت میں (یعنی آدھی رات کے بعد) ادا کرنا مکروہ ہے بظاہر اس کراہت سے ان کی مراد کراہت تحریمہ ہے کیونکہ ان کے نزدیک نماز عشاء کا آدھی رات تک ادا کرنا مباح ہے اور آدھی رات کے بعد ادا کرنا مکروہ کہا ہے پس وہ مکروہ جو مباح کے بالمقابل ہے وہ مکروہ تحریمی ہے اور فقہائے شافعیہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز ادا کرنا جائز ہی نہیں ہے۔ لہذا قیام لیل یعنی نماز تہجد کے لئے اور اس وقت میں ذوق و جمعیت حاصل ہونے کے لئے اس امر (تاخیر نماز عشاء بعد نصف شب) کا مرتکب ہونا نہایت برا ہے اس مقصد کے لئے نماز وتر کی ادائیگی میں (بعد نصف شب تک) تاخیر کرنا بھی کافی ہے اور یہ تاخیر مستحب بھی ہے وتر بھی افضل وقت میں ادا ہو جاتے ہیں اور قیام لیل (نماز تہجد) اور صبح کے وقت جاگنے کا مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہے لہذا اس عمل (تاخیر نماز عشاء بعد نصف



شب) کو ترک کرنا چاہیے اور گذشتہ دنوں کی نمازوں کو پھر سے ادا کرنا چاہیے۔  
امام اعظم کو فی رضی اللہ عنہ نے وضو کے مستحبات میں سے کسی ایک مستحب کے  
ترک ہونے کی وجہ سے چالیس سال کی نمازوں کو قضا فرمایا تھا (اقتباس از مکتوب

(نمبر ۲۹)

جواہر الکھضرت رحمہ اللہ تعالیٰ

فضائل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

بلاشبہ جتنے فضائل و کمالات خزانہ قدرت میں ہیں سب حضور اقدس

ﷺ کو عطا فرمائے گئے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ (پ ۱۲، یوسف: ۶) ترجمہ کنز الایمان اور تجھ پر

اپنی نعمت پوری کرے گا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوة  
میں فرماتے ہیں۔

ہر نعمتے کہ داشت خدا شد برو تمام

”اللہ عزوجل نے اپنی تمام نعمتیں حضور اقدس ﷺ پر تمام کر دیں۔“

(مدارج النبوة بیان عقل و در علم ج اول ص ۳۶)

حیرت انگریز مقدمہ قتل

ایک فقیر مفلس بے نوا، نانِ شبینہ (یعنی روٹی) کو محتاج، شب کو دعا کیا  
کرتا کہ ”الہی (عزوجل) رزقِ حلال عطا فرما“ اتفاقاً کسی شب ایک گائے اُس  
کے گھر میں گھس آئی۔ یہ سمجھا کہ میری دعا قبول ہوئی۔ یہ رزقِ حلال غیب سے  
مجھے عطا ہوا ہے۔ گائے پچھاڑ کر ذبح کی۔ اُس کا گوش پکایا اور کھایا۔ صبح کو مالک  
کو خبر ہوئی۔ وہ سرکارِ نبوت (علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں ناشی (یعنی

۱۔ باب۔ تو مالدار ہے اس محتاج نے ایک گائے ذبح کر لی تو کیا ہوا؟ وہ بگڑا اور کہا۔ یا نبی اللہ! میں حق چاہتا ہوں۔ فرمایا: ”اگر حق چاہتا ہے تو گائے اُسی کی تھی“ وہ اور برہم ہوا۔ فرمایا: ”نہ صرف گائے (بلکہ) جتنا مال تیرے پاس ہے سب اُسی کا ہے۔ وہ اور زیادہ فریادی ہوا تو فرمایا: ”تو بھی اسی کی ملک ہے اور اسی کا غلام ہے“۔ اب تو اُس کی بے تابی کی حد نہ تھی۔ فرمایا: ”اگر تصدیق چاہتا ہے ابھی ہمارے ساتھ چل“۔

اُس فقیر اور اُس کانے والے ہمراہ رکاب لے کر جنگل کو تشریف لے گئے۔ واقعہ یہ تھا کہ خلیق کا ہجوم ساتھ ہولیا۔ ایک درخت کے نیچے حکم دیا کہ ”یہاں کھودو“ کھودنے سے انسان کا سر اور ایک خنجر جس پر مقتول کا نام کندہ (یعنی لکھا) تھا برآمد ہوا۔ نبی اللہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اُس درخت سے ارشاد فرمایا: ”شہادت (یعنی گواہی) ادا کر تو نے کیا دیکھا؟“ پیڑ نے عرض کی: ”یا نبی اللہ! (علیہ السلام) یہ اس فقیر کے باپ کا سر ہے یہ گائے والا اُس کا غلام تھا۔ اس نے موقع پا کر میرے نیچے اپنے آقا کو اسی کے خنجر سے ذبح کیا اور زمین میں مع خنجر (یعنی خنجر کے ساتھ) دبا دیا اور اس کے تمام اموال پر قابض ہو گیا۔ اُس کا یہ بیٹا بہت صغیر سن (یعنی کم عمر) تھا اس نے ہوش سنبھالا تو اپنے آپ کو ”بے کس و بے زر“ ہی پایا اور یہ بھی نہ جانا کہ اس کا باپ کون تھا اور اس کا کچھ مال تھا بھی یا نہیں؟ حکم باطن ثابت ہوا، غلام گردن مارا گیا (یعنی قتل کیا گیا) اور وہ تمام اموال وراثتہ فقیر کو ملے۔ (مثنوی شریف (مترجم) دفتر سوم، ص ۲۳-۲۴-۲۵)